مسائل الاحکام
الاسلام

نکاح کیا ہو تب وہ مرے تو اوس کو کافرون کے گورستان مین دفن کرنا چاہیے
تاکہ اوسے یہ زعم نہ ہو کہ مین مسلمان ہون اور مسلمان زادہ - امام حجة الاسلام محمد غزالی
رحمة اللہ نے کیمیای سعادت مین لکھا ہے کہ شوہر کو واجب ہے کہ اپنی زوجہ کو
دین ارکان نماز و طہارت و حیض سکہاوے - اگر وہ نہ سکہاوے تو زوجہ کو اذن دیا ہے
کہ بلا کسی اطلاع کے اوسکے گہر سے نکل جاوے اور باہر جا کر علم شریعت سیکھے
اور اگر عورت سیکھنے مین حجت کرے تو گنہگار ہوگی کیونکہ خدا تعالی نے کلام مجید مین

[illegible] یعنی عورتین اور اپنے لڑکون [illegible]
کہا ہو تاکہ دوزخ کی آگ سے پناہ ملے اور حدیث مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے ان اشد الناس عذابا یوم القیامة من اجهل اهله یعنی روز قیامت
کو سخت تر عذاب اوس شخص کو ہوگا جسنے اپنے اہل و عیال کو علم شریعت نہ
سکہایا ہوگا - اور جیسا کہ [illegible] مین آیا ہے کہ ایک عورت سے پہلا
مین تین شخصون پر عذاب کیا جاویگا - اول اوس کے باپ پر دوسرے بہائی
تیسرے شوہر پر سواے ان لوگون کے اور کوئی اوسکا محرم اور نزدیک تر نہ تہا
ان لوگون نے اوسکی تعلیم مین کیون تقصیر کی لہذا چند مسائل صفت ایمان اور
اسلام اور بیان طہارت صغری و کبری کے اور [illegible] اون کے متعلقات اس مختصر
رسالہ مین لکھے گئے نام اوس کا خلاصة الاحکام فی دین الاسلام
رکہا اس کے دس باب اور ۳۳ فصلین ہین -

## باب اول

در بیان صفت ایمان اور پہچاننا مذہب کا اور احکام اقسام شریعت کی اسمین تین فصلین ہین

## دوسرا باب



## تیسرا باب احکام وضو

## چوتھا باب غسل جنابت کی احکام



## پانچواں باب احکام واسطے عورتوں کے



## چھٹا باب احکام اذان

---

## ساتواں باب احکام نماز

## آٹھوان باب



## نوان باب

# باب اول صفت ایمان اور پہچاننا مذہب کا اور احکام شریعت کی قسمیں

**فصل اول** صفت ایمان کی بیچ۔ اگر کوئی تجھ سے پوچھے کہ خدا کو پہچانتے ہو تو کہو ہاں پہچانتے ہیں۔

اور جب پوچھا جاوے کہ اوسکو کیا پہچانتے ہو تو کہو کہ وہ یکتا اور یگانہ ہے اور بے شبیہ اور بے مثل ہے اوس کا کوئی وزیر اور شریک نہیں سارے خلق کا پیدا کرنیوالا ہے اور سب کا انتظام کرنے والا ہے

اگر پوچھا جاوے کہ تم مسلمان ہو تو جواب دو کہ الحمد للہ ہم مسلمان ہیں۔

اگر پوچھے کہ الحمد کے کیا معنے ہیں تو جواب دو کہ سب تعریفیں خدائے عزوجل کی لئے ہیں

اگر پوچھے کہ تم کب سے مسلمان ہو تو کہو کہ روز میثاق سے۔

اگر معنے میثاق کے پوچھے جائیں تو کہو کہ جب خدای تعالی نے حضرت آدم علیہ کو پیدا کیا اور حضرت جبرئیل کو فرمان دیا کہ اپنے پرون کو پشت آدم علیہ السلام پر پہیلا دو اونہوں نے پہیلا دیئے اور جس وقت خدا تعالی نے تمام فرزندان آدم کو پشت سے آفتاب جیسا پیدا کیا اور تمام زمین کو شرق سے غرب تک اون کی صفون سے بہر دیا۔ پھر حکم ہوا کہ الست بربکم یعنی میں تمہارا پروردگار ہوں تمام اولاد آدم نے جواب دیا قالوا بلی یعنی ہان تو ہمارا پروردگار ہے اوس دن کو میثاق کہتے ہیں جو کوئی میثاق کا منکر ہوگا کافر ہو جائیگا نعوذ باللہ منہا کیونکہ اوسکا ثبوت قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظہورہم ذریتہم واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالوا بلی

اگر پوچھا جاوے کہ بعض فرزند آدم علیہم السلام مسلمان اور بعض کافر کیون ہوے تو کہو کہ موافق روایات الاسلام میں آیا ہے کہ روز میثاق کو سب کل بنی آدم نے اقرار کیا تو فرمان

ہوا کہ مجھکو سجدہ کرو بعضون نے کیا۔ اور بعضون نے نہین کیا اون کے چار گروہ ہو گئے
اول گروہ نے سجدہ کیا اور دوسری نے سجدہ نہین کیا۔ پہلی گروہ نے اونہین دیکھکر
شکرانہ ادا کیا پھر جن لوگون نے پہلے سجدہ کیا تہا اون مین سے بعض پشیمان ہوئے
اپنے کیون سجدہ کیا تہا۔

دوسرا گروہ جنہون نے پہلے سجدہ نہین کیا تہا اون مین سے کچھ پشیمان ہوئے کہ ہمنے
کیون سجدہ نہین کیا بعد اوسکے سجدہ کرنے لگے بعضون نے بالکل سجدہ کیا ہی نہین
اب ان چارون گروہون کا بیان کیا جاتا ہے اول وہ لوگ ہین جنہون نے پہلے ہی
دوبار سجدہ کیا وہ مسلمان ہی پیدا ہوتے ہین اور مسلمان ہی دنیا سے جاتے ہین۔ دوسرا
گروہ وہ ہے جنہون نے بالکل سجدہ نہین کیا وہ کافر ہی پیدا ہوتے ہین اور
کافر ہی مرین گے تیسرا وہ گروہ ہے جنہون نے پہلے تو سجدہ کیا تہا مگر آخر مین
نہین کیا۔ ایسے لوگ مسلمان پیدا ہوتے ہین اور احکام اسلام و صفت ایمان
نہین جانتے کلمات کفر منہ سے نکالتے ہین اور کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوتے ہین
اور جہل کے باعث گناہ کو گناہ نہین سمجھتے اسکی وجہ سے خوار ہوتے ہین اور دنیا سے
کافر ہو کر اٹھتے ہین۔ چوتھا گروہ وہ ہے کہ جنہون نے پہلے سجدہ نہین کیا تہا
آخر مین کیا وہ کافر پیدا ہوتے ہین اور مسلمان ہو کر دنیا سے مسلمان جاتے ہین
اگر چہ پہلا تہا [illegible] اسلام رکھتے ہین لوگ [illegible] گردن
ہوگیا اور اوسکی منع کی ہوئی باتون سے دور رہنا۔

اگر پوچھے کہ معرفت کسکو کہتے ہین تو جواب دو کہ خدا کو پہچاننے کا نام معرفت ہے
یعنی وہ میرا پیدا کرنیوالا اور پروردگار ہے وہ ازل سے ابد تک ہے اور واحد ہے اور تنہا اکیلا
زندہ ہے بے جان ہو کر سنتا ہے مگر کان نہین رکھتا ہے بے آنکھون کے دیکھتا ہے
اور بغیر علم کے جانتا ہے باتین کرتا ہے مگر زبان نہین رکھتا وہ سب کسی کے پاس رہتا ہے

نہ کوئی اوس کے پاس اسطرح سے اوسکی عبادت اطاعت کیجاسے گویا تو اوسکو دیکھتا ہے اور جو تو اوسکو نہین دیکھتا تو وہ تجھکو دیکھتا ہے۔

اگر پوچھا جاسے کہ توحید کسکو کہتے ہین تو جواب دو کہ خدا تعالی کو زبان سے ایک کہنا اور دل سے بھی ایک ہی جاننا توحید کہلاتا ہے۔

پوچھا جاتا ہے کہ احسان کس کو کہتے ہین کہو کہ خدا کے باتون کی تعظیم کرنا اور خلق سے شفقت سے پیش آنا احسان ہے۔

اگر تجھسے پوچھا جاسے کہ مسلمانی کی بنا کن کن چیزون پر ہے تو جواب دو کہ پانچ باتین مسلمانی کی اصل ہین

اول کلمہ شہادت زبان سے کہنا یعنے اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔

دوسرے پانچون وقت کی نماز ادا کرنا۔

تیسرے مال کی زکوة دینا۔

چوتھے ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

پانچوین خانہ کعبہ کی حج کرنا اگر استطاعت ہو۔

اگر تجھسے پوچھین کہ ایمان کیا ہے جواب دو کہ زبان سے اقرار کرنا اور دل سے یقین لانا جو کوئی زبان سے اقرار کرے اور دل سے سچا سمجھے اوسے مومن کہتے ہین۔

اگر پوچھین کہ ایمان کی صفتین کیا کیا ہین تو جواب دو کہ ایمان کی دو قسمین ہین اول مفصل دوم مجمل مفصل وہ ہے کہ ہر چیز کو تعیین کر دیا جاسے اور یون کہا جاسے کہ امنت بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الآخر والقدر خيره وشره من الله تعالى والبعث بعد الموت یعنی اقرار کرتا ہون مین زبان سے اور دل سے یقین جانتا ہون کہ خدا ایک ہے کوئی اوسکے سوا دوسرا معبود نہین ایمان لایا مین فرشتون پر اور سب خدا تعالی

کے بندہ اور پیدا کیے ہوے ہین خدا کی سب کتابون کو سچا جانتا ہون خدا نے اونکو آسمان
سے اوتارا ہے وہ سب خدا کا کلام ہے مین سب پیغمبرون کو برحق جانتا ہون جو کچھہ اونہون نے
فرمایا ہے سچ کہا ہے قیامت کا دن آنیوالا ہے اور تقدیر پر [illegible] کی اور بدی [illegible]
طرف سے ہین -

ایمان مجمل مین جو چیزونکا نام تعین نہین کیا جاتا بلکہ مجمل طور سے یون کہدیتے ہین
آمنت باللہ و بجمیع ما قال اللہ وعلی ما اراد اللہ وامنت برسول اللہ وبما قال رسول
اللہ وعلی ما اراد رسول اللہ یعنی ایمان لایا مین خدا تعالی پر [illegible] کے
[illegible] پر اور اوس کی خواہش پر ایمان لایا [illegible] جو کچھہ [illegible] سے
[illegible] خواہش [illegible] ہے -

یہ طریقہ امام اعظم نے اختیار کیا ہے [illegible] مین [illegible] کیا
اگر کوئی پوچھے کہ ایمانکی اصل کیا ہے جواب دو کہ ایمان عنایت اور خلعت حق تعالی
کی ہے ورکلمہ شہادت ایمان کا سر ہے اور قرآن پڑھنا ایمان کی زبان [illegible]
[illegible] ہے مومن کا دل ایمان کے رہنے [illegible] ستون ہے اور علم
ایمان کا [illegible] خدا [illegible] ایمان کی تاج اور رحمت کی امید [illegible]
رہنا [illegible] ایمان کے [illegible] اور نیک عمل

اگر کوئی پوچھے کہ سب فرشتے کتنے ہین تو کہو کہ اونکا شمار [illegible] خدا تعالی کے
اور کوئی نہین جانتا مگر مقرب فرشتے چار ہین -
اول جبرئیل علیہ السلام جو پیغمبرونپر وحی لاتے تھے اور مسلمانون کے لشکر کی مدد
کرتے تھے - دوسرے میکائیل جو مینہ برساتے ہین اور خلق کو روزی پہونچاتے ہین
تیسرے اسرافیل جو صور منہ مین لیے کھڑے ہین قیامت کے دن پھونکینگے -
چوتھے عزرائیل جنکو ملک الموت بھی کہتے ہین - وہ آدمیون کی روح کو قبض کرتے ہین

بعد اون کے وہ فرشتے ہین جو عرش کو اوٹھائے ہوئے ہین اور کروبی جو عرش اور کرسی
کے گرد کھڑے ہوئے ہین جو کوئی فرشتونکو خدا کا بندہ نہ جانے یا اون سے دشمنی رکھے
یا اون کو گالی دے وہ کافر ہو جائیگا۔

اگر تجھسے پوچھین کہ خدا تعالی نے آسمان سے کتنی کتابین بھیجی ہین تو جواب دے واقعہ
المواقیت اور بستان مین ابو اللیث رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے
کہ خدا ئے تعالی نے آسمان سے سو صحیفہ اور چار کتابین نازل کی ہین پچاس صحیفے شیث
علیہ السلام پر تیس ادریس پر اور دس موسی علیہ السلام پر توریت سے پہلے
نازل ہوئے اور چار کتابون مین سے ایک توریت موسی علیہ السلام کے پاس آئی زبور حضرت
داود علیہ السلام پر نازل ہوئی اور انجیل حضرت عیسی علیہ السلام پر اور قرآن حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ان کتابون اور صحیفون کے ایک نقطہ سے بھی منکر
ہو کافر ہو جائیگا

اگر تجھسے پوچھا جاوے کہ سب پیغمبر کتنے ہین کہو کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اون مین اول
آدم علیہ السلام ہین اور آخر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نبیون مین سے تین سو تیرہ
رسول ہین جنکے پاس جبرئیل علیہ السلام وحی لاتے تھے اور باقی نبی خواب دیکھتے تھے
یا بیداری مین وحی کی آواز سنتے تھے جو کوئی ان مین سے ایک پیغمبر کی نبوت سے منکر
ہوگا یا کوئی عیب اون مین لگاویگا کافر ہوگا نعوذ باللہ منہا۔

اگر تجھسے پوچھین کہ ان سب نبیون مین افضل کون تھا تو جواب دو کہ اہل سنت والجماعت
کا اتفاق اسپر ہے کہ رسول نبیون سے افضل ہوتا ہے اور صاحب کتاب اور صاحب صحیفہ
ان پیغمبرون سے افضل ہین جنکے پاس کتاب اور صحیفہ نہین آئے ہین

اگر تجھسے پوچھین کہ صاحب شریعت اولوالعزم بہتر ہین یا صاحب کتاب تو جواب دو کہ
صاحب کتاب سے اولوالعزم افضل ہین محمد مصطفی صلعم سب پیغمبرون سے افضل اور بہتر ہین

اور کوئی انسان اور فرشتہ اون کے برابر نہیں۔

اگر تجھسے پوچھا جاوے کہ پیغمبران میں کتنے پیغمبر اولوالعزم ہوئے ہیں تو جواب دو کہ
اہل سنت والجماعت کے نزدیک اون کا شمار پانچ ہے۔ اول آدم علیہ السلام دوسرے
حضرت نوح علیہ السلام تیسرے ابراہیم علیہ السلام چوتھے موسیٰ علیہ السلام
پانچویں عیسیٰ علیہ السلام

اگر تجھسے پوچھیں کہ سب میں افضل صاحب شریعت یا صاحب کتاب کون ہے۔ تو
جواب دو کہ صاحب شریعت وہ ہے کہ جسپر وحی نازل ہو اور احکام امر و نہی اور اونکا ناسخ
و منسوخ اور تصرف شریعت اپنے اجتہاد اور راے سے کرے اگرچہ صاحب کتاب نہ ہو
مثلاً آدم علیہ السلام پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی مگر آپ صاحب شریعت تھے
اور داؤد علیہ السلام اگرچہ صاحب کتاب تھے لیکن صاحب شریعت نہ تھے کیونکہ زبور
تمام وعظ میں آپ تابع شریعت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ اگر تجھسے پوچھیں کہ حضرت
رسول اللہ صلعم پر درود بھیجنا سنت ہے یا فرض۔ تو جواب دو کہ تمام عمر میں ایک بار
درود بھیجنا فرض ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے یا ایہا الذین
آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما بعد اوس کے جب آپ کا نام سنا جاوے تو درود
بھیجنا سنت ہے جو کوئی آپ پر درود نہیں بھیجتا ظلم کرتا ہے آپ نے فرمایا
قال علیہ السلام من سمع اسمی ولم یصل علی فقد جفانی اور درود کی بہت قسمیں ہیں مگر مشہور یہ
اللھم صل علی محمد و علی آل محمد وبارک وسلم

اگر تجھسے پوچھیں کہ آنحضرت کی کتنی بیبیاں تھیں تو جواب دو کہ آپکی نو بیبیاں تھیں ایک
ام المومنین عائشہ بنت امیر المومنین ابوبکر صدیق رض دوسری حضرت حفصہ بنت امیر المومنین
عمر الخطاب رض تیسری صفیہ بنت حی بن اخطب چوتھی میمونہ بنت حارث الہلالیہ پنجم ام حبیبہ
بنت ابو سفیان۔ چھٹی ام سلمہ بنت امیہ ساتویں زینب بنت خزیمہ آٹھویں سودہ

بنت جحش بنت یزید تھیں جویریہ بنت حارث لیکن ماریہ قبطیہ سریہ تھیں اور ان
سب میں افضل حضرت عائشہ رض ہیں

اگر تم سے پوچھیں کہ آنحضرت کے فرزند کتنے ہیں تو جواب دو کہ آٹھ ہیں ایک قاسم
دوسرے طیب تیسرے طاہر چوتھے ابراہیم رض یہ چاروں ایام شیرخوارگی میں
وفات کر گئے اور چار بیٹیاں ہیں اول فاطمہ جنکا نکاح حضرت علی رض سے ہوا دوسرے
رقیہ تیسرے ام کلثوم ان دونوں کا نکاح یکے بعد دیگرے امیر المومنین عثمان رض سے ہوا
چوتھے زینب جو ابوالعاص بن ابی ربیع سے بیاہی گئیں آپ کے سب فرزندوں میں حضرت
فاطمہ رض افضل ہیں ابراہیم حضرت ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تھے باقی سب حضرت خدیجہ سے

اگر تم سے پوچھا جائے کہ عشرہ مبشرہ کا نام بتاؤ تو جواب دو کہ وہ دس ہیں جنکو خوشخبری
بہشت کی دی گئی ہیں کیونکہ آنحضرت صلعم نے انکو خوشخبری دی تھی جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اول ابوبکر
صدیق رض جو سب سے بہتر ہیں پھر انکے عمر خطاب رض پھر عثمان بن عفان رض پھر حضرت
علی بن ابی طالب رض پھر طلحہ پھر زبیر پھر سعد بن وقاص و سعید و عبدالرحمن بن عوف
اور ابی عبیدہ جراح رض جو کوئی ان میں سے کسی کو بھی دشمن جانیگا بدبخت ہوگا۔
نعوذ باللہ منہا

## دوسری فصل مذہب کا پہچاننا

اگر کوئی تم سے پوچھے مذہب کسکو کہتے ہیں تو جواب دو کہ دین کی روش اور سیدھی
راہ کا نام مذہب ہے۔

اگر پوچھا جائے کہ کتنے مذہب ہیں تو جواب دو کہ چار ہیں۔ اول مذہب امام اعظم
دوم مذہب امام شافعی سوم مذہب امام مالک چہارم مذہب امام حنبل رض
اگر تم سے پوچھیں کہ تمہارا کیا مذہب ہے تو جواب دو کہ مذہب امام اعظم کوفی رض کا
اگر تم سے پوچھا جائے کہ ابوحنیفہ کوفی کا کیا مذہب تھا تو جواب دو کہ صاحب مذہب کوئی

وہ دعا یہ ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مرحبا بملائکۃ النہار واللیل الجدیدین ومرحبا بالملکین الکریمین الکاتبین الشہیدین اکتبا فی صحیفتی انی رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا وبالقرآن اماما وبالکعبۃ قبلۃ وبالمومنین اخوانا وبحلال اللہ حسابا وبحرام اللہ عتابا انی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ واشہد ان الجنۃ حق والنار حق والموت حق والقبر حق والسوال حق والحساب حق والکتاب حق والمیزان حق والبعث حق والصراط حق والحوض حق والشفاعۃ ورویۃ اللہ تعالیٰ من الجنۃ للمومنین حق والمرور علی الصراط حق وجمیع اوامر اللہ تعالیٰ ونواہیہ حق والخیر والشر کلہ بقضاء اللہ تعالیٰ وارادۃ وان الساعۃ اٰتیۃ لا ریب فیہا وان اللہ یبعث من فی القبور وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ اجمعین

سب مسلمان مردوں اور عورتون پر واجب ہے کہ ان باتوں پر اعتقاد رکہیں تا کہ سنی مسلمان اور حقیقی مومن بن جائیں صبح اور شام اس دعا کے پڑہنے مین غفلت نہ کی جاسے کیونکہ فرشتے صبح کے یہ ہی کلمے اوس کے نامۂ اعمال مین لکہہ لیتے ہین اور رات کے فرشتے بہی یہ ہی لکہہ لے جاتے ہین اور جو بری باتین اور برے کام بندہ سے ان دونون وقتون کے درمیان ہو جاتے ہین حق تعالیٰ اونہین بخش دیتا ہے اور خاتمہ اوس کا بخیر ہوتا ہے

## تیسری فصل احکام شریعت کی اقسام

اگر تجہسے پوچہین کہ احکام شریعت کی کتنی قسمین ہین تو جواب دو کہ گیارہ۔

اول فرض۔ دوسرے واجب تیسرے سنت۔ چوتہے مستحب جسکو علما نفل بہی کہتے ہین پانچوین آداب۔ چہٹے حلال۔ ساتوین حرام آٹہوین مباح۔ نوین مکروہ۔ دسوین افتقاد گیارہوین بدعت۔

اہل اسلام کو چاہیے کہ ان قسمون کی تحقیق کرے تاکہ دین کے فساد اور اصلاح سے خبردار ہو جائے۔

اگر تمسے پوچھین کہ فرض کس طرح سے پہچانتے ہو تو جواب دو کہ فرض وہ ہین جو قطعی دلائل سے ثابت ہون مثلاً آیات قرآن یا احادیث متواتر یا سب مسلمانون کے اجماع سے کوئی اون سے منکر نہوا ہو۔ جو کوئی فرض کو بجالاتا ہے وہ صواب پاتا ہے اور بہشت مین داخل ہوتا ہے۔ اور جو کوئی بغیر عذر کے اونکو ترک کرتا ہے دنیا مین لائق سزا اور حسد ہوتا ہے۔ اور آخرت مین دوزخ مین گرفتار ہوتا ہے۔ جو کوئی فرض کو فرض نہ جانے اور اوس کا منکر ہو کافر ہو جاتا ہے۔

اگر پوچھین کہ فرض کی کتنی قسمین ہین تو کہو کہ دو قسمین ہین۔ ایک فرض عین دوسرا فرض کفایہ۔

فرض عین وہ ہے جسکو آدمی اپنی ذات سے بجالاوے۔ ایک کے کرنے سے دوسرونکا فرض ساقط نہین ہوتا۔ مثلاً پانچون وقت کی نماز۔ رمضان کے روزے مال کی زکات۔ حج۔ اور کلمہ طیبہ پڑھنا یہ بذات خود کرنا لازم ہی۔

فرض کفایہ وہ ہے کہ کل جماعت مین سے ایک آدمی بجالاوے تو دوسرونکی گردن سی وہ فرض ساقط ہو جاتا ہے۔ مثلاً سلام کا جواب دینا یا جنازہ کی نماز اور اگر کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہنا اور اوس کے جواب مین یرحمک اللہ کہنا اور نیک کامونکا حکم دینا اور برے کامون سے منع کرنا۔ یا بیمار کی عیادت وغیرہ۔

اگر پوچھا جائے کہ واجب کو کیسے پہچاننا تو جواب دو کہ جو باتین آیات بینات یا احادیث متواتر سے ثابت نہین ہوتین اور جن کے فرض ہونے مین شبہہ ہوتا ہے۔ مگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر اونکو کیا ہے اور کبھی ترک نہین کرتے تھے وہ حکم واجب مین شامل ہین اوپر عمل کرنا فرض ہے مگر اونکی فرضیت پر اعتقاد نہ رکھنا چاہیے۔ جو کوئی اون سے منکر ہوگا

وہ کافر ہی نہین ہے اور جو بجا لائیگا ثواب پائیگا اور جو بلا عذر ترک کریگا بدکردار
اور موجب عذاب ہوگا۔ مثلاً نماز وتر اور صدقہ فطر اور قربانی عید الضحی وغیرہ۔
اگر کوئی پوچھے کہ سنت کو کیسے پہچانا تو کہو کہ سنت وہ ہے جسکا حکم خدا تعالی نے نہین
دیا ہے مگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اجتہاد اور راے سے امت کو اوس کے
بجا لانیکا حکم دیا ہے۔ ہمکو رسول کی پیروی کرنا چاہیئے کیونکہ خدا تعالی نے قرآن مجید
مین فرمایا ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول اسکی تفسیر مین بعض مفسر یون کہتے
ہین کہ فرمانبرداری کرو اللہ کی فرض ادا کرنے مین اور فرمانبرداری کرو رسول
کی اداے سنت مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین من ترک سنتی فلیس منی
یعنی جس کسی نے میری سنت کو ترک کیا وہ میری گروہ مین سے نہین ہے
اور ایک دوسری حدیث مین آیا ہے من ضیع سنتی حرمت علیہ شفاعتی
یعنی جس کسی نے میری سنت کو ضایع کیا اوسپر میری شفاعت حرام ہے
اگر پوچھا جاے کہ سنت کی کتنی قسمین ہین کہو کہ دو ایک سنت موکدہ جس کو
رسول نے ہمیشہ کیا ہو اور کسی وقت اوسکو ترک نہ کیا ہو وہ واجب کے قریب ہے
جیسے کہ پانچون وقت مین بارہ رکعت نماز سنت جسکی تفصیل ہدایہ مین یون لکھی گئی
ہے کہ دو سنتین صبح کی نماز کی اور چہار رکعت نماز سنت ظہر کی اور دو رکعت نماز مغرب
کی اور دو رکعت سنت نماز عشا کی جو بعد فرض کے ہوتے ہین اور اذان اور تکبیر
اور جماعت سے نماز پڑھنی وغیرہ۔ دس خصلتین ابراہیم علیہ السلام پر فرض تھین وہ
ہمارے لئے سنت موکدہ ہوگئی ہین جیسا کہ تہذیب فقہ مین لکھا گیا ہے کہ اونمین سے
پانچ سر سے متعلق ہین اور پانچ جسم سے سر کے پانچ یہہ ہین سر کے بالون کو کتروانا
لبونکو کم کرنا مسواک کرنا کلی کرنا اور وضو کے وقت ناک مین پانی ڈالنا۔ اور پانچ جسم
کے یہہ ہین بغل کے بال منڈوانا۔ ہاتھہ اور پاؤن کے ناخون کتروانا۔ موی زہار کا مونڈنا

پانی سے استنجا کرنا۔ اور ختنہ کرانا۔

مولانا کمال الدین جعفری رحمہ اللہ معتق مین لکھتے ہین کہ لوگ سر کے بال سب
منڈوا ڈالا کرتے ہین لیکن اکثر جو ایسا کیا جاتا ہے کہ کہین کہین ایک یا دو انگل بال
بالکون کے سر پر شہیدون اور مشائخون کی سنت کے چھوڑ دیے جاتے ہین وہ
مکروہ ہین۔ ایک روایت مین آیا ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن
القداعۃ فانھا من سنن الیھود والنصاریٰ۔ یعنی تحقیق پیغمبر علیہ السلام نے
اس کو منع کیا ہے کیونکہ یہ رسم یہودی اور آتش پرستون کی ہے جیسا کہ مرد ڈاڑہی کو
منڈوا ڈالا کرتے ہین اور عورتین اپنے سر کے بال تراشا کرتی ہین یہہ حرام اور بدعت ہی
جو ان باتون کو نہین چھوڑتا سزاوار عتاب اور ملامت کا ہوتا ہے۔

اگر تم سے پوچھا جاے کہ مستحب کسے کہتے ہین تو کہو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو
ایک بار ہی کیا ہو اور پہر اوسے اس لیے ترک کیا ہو تا کہ میری امت پر واجب نہو جاے
پیغمبر علیہم السلام نے ایسی باتون کا بھی ثواب بیان کیا ہے اور اون کے بجالانیکو
پسند فرمایا ہے جیسا کہ بزرگان دین ابو حنیفہ وغیرہ نے بھی عمل کیا ہے۔ مستحب یہہ
باتین ہین نیت وضو تمام سر کا مسح کرنا نماز اشراق چاشت اور تہجد کا پڑہنا۔ ایام بیض
روزہ عرفہ اور عاشورہ دوشنبہ پنجشنبہ جمعہ کے روزے رکھنا اور جمعہ کی رات کا صدقہ
دینا وغیرہ۔ جو کوئی ان باتون کو کرتا ہے اوسکے گناہون کا کفارہ ہو جاتا ہے اور جو
نہین کرتا تو گنہگار نہین ہوتا۔

اگر تم سے پوچھین کہ ادب کیا ہے تو جواب دو کہ دین کے پسندیدہ کام کرنا ادب کہلاتا ہے۔
خدا اوس سے خوش ہوتا ہے۔ چنانچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ادبنی ربی
فاحسن تادیبی یعنی مجکو پروردگار نے ادب سکہلایا پس ادب بہترین کام ہے مجمع
الشمائل مین آیا ہے کہ حسن الادب لیستر قبح النسب یعنی ادب حسب النسب کی

برائیون کو اچھی طرح سے پوشیدہ کر دیتا ہے اور خواجہ امام ابو القاسم حکیم رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ نماز پڑہنے والے کو ادب کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ ابلیس اوسکی سنت مین خرابی نہ ڈالے اور سنت کو اس لئے نظر رکھنا چاہیے تاکہ ابلیس اوسکے واجب کو خراب نہ کرے اور واجب کا لحاظ اس لئے ضرور ہے تاکہ ابلیس اوس کے فرض نہ بگاڑے اور فرض کی حفاظت اس لئے درکار ہے کہ ابلیس اوسکے ایمان کو خراب نہ کرے۔ کیونکہ ایمان معرفت کا خزانہ ہے جس خزانہ کی محافظت نہوگی وہ بیشک غارت ہو جائیگا اور چور اوسے اوٹھا لیجاینگے۔ خدا سب مسلمانون کو توفیق دے کہ اپنے فرضون کو ساتھہ تمام ادب اور شرایط کے بجا لادین۔

اگر پوچھا جائے کہ حکم حلال کا کیا ہے تو جواب دو کہ اصول فقہ مین آیا ہے کہ معنی حلال کے کہولدینا اور رہا کرنا ہے۔ جو کوئی حلال کو حرام جانے قیامت کے دن اوسکا حساب مشکل ہوگا اور جو کوئی حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے امید ہے کہ دن قیامت کے اوسکو اپنے حساب مین آسانی ہوگی۔ اور جو کوئی حلال کو حلال نہ جانتا ہو یعنے اوسے حرام کہے کافر ہو جاتا ہے مثلاً ایسا کام یا کسب کرنا جس کی اجازت شریعت نے دی ہو اور اپنے مقدور کے موافق کہانا کہانا اور سوا ریشمین پوشاک کے کوئی کپڑا پہننا اور رات کو نکاحی عورتون کے ساتھہ سونا یا ایسی لونڈیون کے ساتھہ جماع کرنا جو اپنے ملک مین ہون وغیرہ

اگر تمسے پوچھین کہ حرام کون کونسی چیزین ہین تو کہو کہ لغت مین حرام کے معنی منع کرنا ہے جو کوئی حرام کو حرام نہین جانتا بلکہ اوسے حلال کہتا ہے کافر ہو جاتا ہے مثلاً زنا کرنا۔ خون پینا سود لینا عورتون کو حالت حیض و نفاس مین نماز پڑہنا یا روزہ رکہنا اور ان دونون حالتون مین عورتون سے مباشرت کرنا حرام ہے۔ جو کوئی اس سے بچیگا ثواب پائیگا اور جو دور نہ رہیگا دنیا مین اوسپر سزای شرعی جاری ہونا چاہیے

اور آخرت مین مستحق دوزخ ہوگا۔

اگر تم سے پوچھین کہ مباح کیا ہے جواب دو کہ جس کا کرنا اور نہ کرنا برابر ہو اگر کرے تو ثواب نہین اور جو نہ کرے تو عذاب نہ ہوگا۔ مثلاً نیزے اور گیند سے کہیلنا۔ گہوڑا دوڑانا شکار کرنا وغیرہ

اگر تم سے پوچھین کہ نہی کا کیا حکم ہے تو کہو کہ نہی وہ باتین ہین جن کو پیغمبر علیہ السلام نے اپنی مہربانی سے امت کو منع کیا ہے اون سے آدمیون کو مضرت پہونچتی ہے جیسے کہ صبح کی نماز یا اور نمازون کے بعد سو جانا وغیرہ۔

اگر تم سے پوچھا جاسے کہ مکروہ کیا ہے تو جواب دو کہ اصول فقہ مین لکھا ہے الکراہیۃ ضد المحبۃ والرضا یعنی مکروہ وہ چیزین ہین جن کو دوست پسند نہین کیا ہے۔ ھدایہ مین امام اعظم اور امام ابو یوسف کا قول یون نقل کیا گیا ہے کہ مکروہ حرام کے قریب ہے اور جامع الصغیر مین حسامی نے کہا ہے کہ مکروہ حلال اور حرام کے درمیان مین ہے اور مکروہ کی تین قسمین ہین۔ ایک مطلق حرام۔ مثلاً زرد ریشمین کپڑا پہننا مردون کو اور عورتون کو اور مردون کو سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا اس کو مکروہ تحریمی کہتے ہین۔ دوسرے وہ مکروہ جو حلال اور حرام کے درمیان ہے ذبیحون مین سات چیزین ایسی ہین۔ غدود۔ ریڑہ کا حرام مغز۔ پتہ۔ اعضای مخصوصہ وغیرہ۔ ان کا ترک کرنا ثواب ہے اور نہ کرنے سے عذاب کا خوف ہے۔ تیسرے مکروہ تنزیہیہ مثلاً گہوڑے کا گوشت کہانا کیونکہ اس کا نہ کہانا بہتر ہے۔

اگر پوچھا جاوے کہ بدعت کیا ہے تو جواب دو کہ دین اسلام مین جو چیز خود نئی پیدا کیجاوے اوس کو بدعت کہتے ہین۔ ابو شکور سالمی نے تمہید مین لکھا ہے کہ بدعت کی تین قسمین ہین۔ ایک بدعت کفر ہو جاتی ہے جس مین کسی کو اختلاف نہین ہے۔ مثلاً خدا یا پیغمبر یا صحابہ کے حق مین کوئی ایسی بات کہنا یا کام کرنا جسکی اجازت قرآن اور احادیث

متواتر اور اجماع اہل سنت و الجماعت سے تھو جو کوئی ایسی باتون سے توبہ نہ کرے اوس کا مار ڈالنا مباح ہے۔ اور جو بدعت موجب کفر نہین ہے اوس کو بدعت سیئہ کہتے ہین۔ مثلاً خلاف قیاس یا خبر واحد یا مشکوک تاویل کرنا جو کوئی ایسے کام سے منع نہ کرے اوس کو قید کرنا اور مارنا چاہیئے۔ لیکن بدعت حسنہ وہ ہے کہ قرآن خوش آوازی اور ایسے طریق سے پڑھا جاوے کہ حروف اور کتابت سمجھنے کی حد سے باہر نکل جاوے اوس کا چھوڑنا بہتر ہے لیکن ایسے بدعت سیئہ جس مین کوئی حرف یا مد زیادہ ہو جاوے یا معنی بدل جاوین وہ کفر ہے اور اذان کا بھی حکم یہی ہے۔ کافی مین لکھا ہے کہ ایک شخص عبد اللہ ابن عمر رضہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے بیٹے عمر کے مین تجھکو دوست جانتا ہون حضرت عبداللہ نے جواب دیا کہ مین تجھسے دشمنی رکھتا ہون کیونکہ مین نے سنا ہے کہ تو گانے کی آواز سے اذان دیتا ہے۔
اگر پوچھا جاوے کہ حکم بدعت کا کیا ہے جواب دو کہ ابو شکور نے تمہید مین کہا ہے کہ بدعت اہل سنت والجماعت کے نزدیک حرام ہے اور بدعت پر قایم رہنا فسق اور فساد پر بھی قایم رہنے سے زیادہ برا اور تباہ کرنے والا ہے۔ کیونکہ جو کوئی فساد کرتا ہی اور جانتا ہے کہ مین برا کام کرتا ہون اوس کے پھر جانے اور توبہ کرنے کی امید ہوتی ہے مگر بدعت کرنیوالا اپنے خیال مین سمجھتا ہے کہ مین اچھا کام کرتا ہون اوس سے توبہ کی امید نہین ام المومنین عائشہ رضہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو کوئی بدعتی کی مدد کرتا ہے وہ دین کی خرابی مین مدد کرتا ہے بعض علما کی یہ رائے ہے کہ بدعت کفر ہے اور کفر کرنیوالا کافر کیونکہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعت کرنے والے پر لعنت کی ہے اور فرمایا ہے من احدث فی الاسلام او اٰوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین یعنی جس کسی نے اسلام مین نئی بات پیدا کی خدا اور سب فرشتے اوسپر لعنت کرتے ہین اور سوائے کافر کے کوئی ملعون نہین

# دوسرا باب احکام استنجا اور اوس کے متعلقات

## پہلی فصل استنجہ کی قسمین

اگر تمسے پوچھا جاے کہ استنجہ کی کتنی قسمین ہین تو جواب دو کہ نو چار اون مین سے فرض ہین پانچوین واجب چھٹی سنت ساتوین مستحب آٹھوین احتیاط نوین بدعت۔
چار قسمین جو فرض ہین وہ یہہ ہین۔ جنب۔ حائض اور زچہ کا استنجا کرنا۔ ان تینون کو غسل سے پہلے استنجا کر لینا فرض ہے۔ چوتھی قسم وہ ہے کہ جس کسی کو درم شرعی سے زیادہ نجاست لگی ہو وہ واجب مین داخل ہے اور اگر درم سے کم ہو تو سنت ہے اور اگر پیشاب کرنے کے بعد پانی سے استنجا کر لیا ہو اور پھر کچھ اثر ناپاکی کا معلوم ہو تو پھر دہووے یہہ مستحب ہے اور اگر کوئی آلودگی اور تری نہ ہو پھر بھی استنجا کیا جاے تو یہہ بدعت مین داخل ہوگا۔

## دوسری فصل آداب استنجا

اگر پوچھین کہ استنجے کے اداب کتنے ہین تو کہو کہ تیرہ۔ اول یہہ کہ حضرت عایشہ رض روایت کرتی ہین کہ جب رسول علیہ السلام صبح اوٹھتے تو کہتے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ الذی احیانی بعد ما اماتنی والیہ النشور۔ دوسرے یہہ کہ اپنی دونون آستینون کو ہل کے اوپر چڑہا لے اور جن چیزون پر خدای تعالیٰ کا نام لکہا ہوا اونکو اپنے سے دور کر دے۔ تیسرے ڈہیلے وغیرہ استنجے کے لئے اپنے ساتہہ رکہے۔ چوتھے اولٹے ہاتہہ سے ازار بند کہولے۔ پانچوین اولٹے پیر سے اندر جاوے چھٹے اوس جگہہ بیٹھے جہان اوسے کوئی نہ دیکھے۔ کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا اوس شخص پر لعنت کرتا ہے جو کسیکی اندام نہانی کو دیکتا ہے یا کسیکو دکہلاتا ہے

مگر مرد کو زن حلال اور اپنے ملک کی لونڈی کا بدن دیکھنا روا ہے اور دکھانا بہی لیکن مرد کو مرد کا بدن یا عورت کو عورت کا دیکھنا روا نہین۔

مگر ضرورت کے وقت ختنہ مین یا دایہ کو جنانے کے وقت ممانعت نہین ہے ساتوین سیدہے پیر سے کہڑا ہوا اور اولٹے پیر سے زور دے ۔ آٹھوین ہاتھ کو اولٹی گال پر مانند غمگینون کے رکھکر بیٹھے۔ کیونکہ اتنا وقت ذکر حق سے خالی جاتا ہے اور شیاطین کے خیالات مین مبتلا بیٹھا ہوا ہے۔ نوین پیشاب اور پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہہ نہ بیٹھے۔ دسوین۔ آفتاب اور چاند کی طرف بہی منہ نہ کرے ۔ گیارہوین ایسے وقت مین بات نہ کرے کیونکہ اوس وقت فرشتے دور ہوتے ہین اور اگر کوئی بات کریگا تو فرشتون کو اوس کے سننے کے لئے پاس آنا پڑیگا اوس سے رنجیدہ ہو جاوینگے اور دعائے بد کرینگے۔ بارہوین اولٹے ہاتھ سے استنجا کیا جاوے۔ تیرہوین جس پتہر سے یا ڈہیلے سے استنجا کیا جاوے اوسی زمین یا پتہر پر مارلے تاکہ وہ تسبیح کرنے سے باز رہے۔

## تیسری فصل سنت ہائے استنجہ

اگر پوچہا جاوے کہ استنجہ مین سنتین کتنی ہین تو کہو کہ سات اول اپنے پاس تین ڈہیلے یا پتہر یا خاک یا ریت یا رسی اور نہلا یا پرانا کپڑا رکہنا۔ دوسرے استنجہ سے قبل چند قدم چلنا سنت ہے شاید کہ کوئی چیز تری کی مقام مخصوص سے باہر آوے اور وضو ٹوٹ جاوے علما کا اسبات مین اختلاف ہے کہ کتنے قدم چلنا چاہیئے بعضے کہتے ہین دس قدم چلو بعضون نے چالیس قدم کا چلنا بتایا بعضے کہتے ہین کہ اپنی عمر کی برسونکی تعداد کی موافق مگر قول صحیح یہ ہے کہ لوگونکی طبیعت اور عادت یکسان نہین ہوتے جب اطمینان ہو جاوے کہ مین پاک ہوگیا اور اب تری ظاہر نہوگی اوسی وقت پانی سے استنجا کرلے۔ مگر عورتون کو کہڑے ہوکر نہ چلنا چاہیئے کیونکہ وہ جلدی پاک ہو جاتی ہین اور اون کے عضو مخصوصہ مین کوئی چیز نہین رہتی۔ تیسرے ڈہیلا لینے کے بعد پانی سے

استنجہ کرنا - چوتھے بیٹھنے کے وقت کہلکر بیٹھنا چاہیئے - پانچوین استنجے سے قبل اپنے دونون ہاتہہ دہوئے چہٹہ استنجے سے پہلے بسم اللہ العظیم والحمد للہ علے دین الاسلام اپنے دل مین کہہ لے ساتوین استنجہ کی ترتیب کا لحاظ رکھے جب مرد استنجا شروع کرے تو پانی اپنے ہاتہہ پر ڈالے اور بیچ کی اونگلی سے اوس جگہہ کو دہووے اسطرح سے کہ جیسے زخم کو دہوتے ہین - اور پانی زیادہ ڈالے اور دوسری اونگلی کو بہی اوس اونگلی کے ساتہہ شامل کرلے تاکہ نجاست اچھی طرح سے دور ہوجائے بعد اوس کے چہنگلی بہی ملالی جائے بعد استنجا کر لینے کے سب اونگلیون کو خوب دہو لینا چاہیئے مگر اونگلیون کے سرون سے استنجا نہ کرے اس سے مرض ناسور پیدا ہوتا ہے عورتون کو چاہیئے کہ استنجا کے وقت بیچ کی اونگلی اور اوسکی برابر والیکو ساتہہ کرلین بعد پاک کر لینے کے تیسری اونگلی شامل کیجاسے -

اگر پوچہا جاسے کہ استنجے مین کتنا پانی صرف کرین تو جواب دو کہ عالمون کو اس مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ پندرہ مرتبہ پانی ڈالا جاسے اور بعضون کا قول ہے کہ جب اطمینان ہو جاسے تو پانی ڈالنا ترک کردو - کیونکہ زیادہ پانی خرچ کرنا اسراف مین داخل ہے اور وسوسہ شیطانی ہے - استنجہ سے بچا ہوا پانی پینا کوئی برائی کی بات نہین اوس مین کراہیت نہین رہتی ہے

اگر پوچہا جاسے کہ روزہ دار کو کسطرح استنجا کرنا چاہیئے - کہو کہ روزہ دار کو استنجہ مین زیادہ تکلیف نہ کرنا چاہیئے تاکہ پیٹ مین زیادہ تری نہ پہونچے اوسکو بہت کشادہ بیٹھنا چاہیئے اور بیٹھنے مین بہت زور نہ کرسے کیونکہ اس سے روزہ مین خلل آتا ہے -

## چوتھی فصل استنجہ سے پہلے اور بعد جو باتین مستحب ہین

اگر پوچہا جاسے کہ استنجے مین کتنی باتین مستحب ہین کہو کہ چہہ - اول استنجہ سے پہلے یہہ دعا پڑہے اعوذ باللہ من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم

دوسرے جب ڈھیلوں سے فارغ ہوجاے تو دونون ہاتہونکو زمین یا دیوار سے رگڑے تاکہ بوے نجاست جاتی رہے تیسرے بعد استنجا
کے یہ دعا پڑھے الحمد لله الذی اذھب عنی ما یوذینی وامسک فی ما ینفعنی غفرانک ربنا والیک المصیر چوتھے
چھینکنا اور کھانسنا اور پاؤنکو زمین پر مارنا تاکہ پیشاب کی تری باہر آجاے مستحب ہے پانچوین جب پانی کے استنجہ سے
فارغ ہوجاے اور ازار بند باندہ لے تو یہ دعا پڑھے الحمد لله الذی جعل الماء طہورا والاسلام نورا چھٹے وسوسہ
شیطان کیلیئے تہوڑا سا پانی خشک کرلینگے بعد بہی مستحب ہے

## پانچوین فصل استنجے کے مکروہات

اگر پوچھین کہ استنجے مین کتنی چیزین مکروہ ہین تو کہو کہ آٹھ اول سبز گہاس یا ہڈی اور نمک اور گوبر پکی ہوئی
اینٹ کسی برتن کے ٹکڑے یا لکڑی سے استنجہ کرنا دوسرے سیدہے ہاتہ سے استنجہ کرنا مکروہ ہے تیسرے قبلہ رخ بیٹہنا چوتھے ہوا کیطرف رخ کرکے
پیشاب کرنا مکروہ ہے کیونکہ اوس سے کپڑون یا جسم پر چھینٹین پڑسکتی ہین۔ پانچوین باتین
کرنا۔ چھٹے کوئی چیز استنجہ کرنے کی جگہہ ڈالنا ساتوین اوس حالت مین آسمان کی طرف
نظر کرنا۔ آٹھوین جو فضلا کہ استنجہ مین باہر نکلے اوسپر نظر کرنا۔

## چھٹی فصل استنجا کرنے مین کون کونسی باتین منع ہین

اگر پوچھا جاے کہ استنجہ کرنے مین کون کون سی باتین کرنا ممنوع ہے تو کہو کہ آٹھ اول ایسی جگہ
علما کا اسبات مین اختلاف ہے کہ کتنے قدم چلنا چاہیے بعضے کہتے ہین سات دار تیسرے درخت وغیرہ کے نیچے پیشاب کرنا منع
ہے کہ اپنی پیرونکی تعداد کے موافق مگر قول صحیح یہہ ہے کہ لوگونکی طبیعت اور عادت یکسان نہین
الحجر یعنی لعنت کی جگہہ سے پرہیز کرو اور ڈہیلے استنجہ کے لئے اپنے ساتھہ رکھا کرو کیونکہ
میوہ دار اور سایہ دار درخت کے نیچے پیشاب یا پاخانہ پہروگے اور کسی مسلمان کا وہان پاؤن
پڑجائیگا تو وہ تمپر لعنت کریگا چوتھے کسی سوراخ مین پیشاب کرنا منع ہے اس لئے کہ
کوئی سانپ یا بچھو اوس مین سے نکل آئیگا تو تمکو تکلیف پہونچیگی۔ فقیہ ابو اللیث بستان
مین لکھتے ہین کہ ایک جوان جنگل مین چلا جاتا تہا اوسے حاجت پیشاب کی ہوئی اور سواری
سے اوترکر ایک سوراخ مین پیشاب کرنے لگا وہ پریون کا گہر تہا۔ ایک پری نے اوسی باہر

باہر نکل کر مارڈالا اتفاقاً اوسیوقت اس جوان کا باپ بہی آپونچا پری نے اوس سے کہا اے شخص ہم اوسوقت عبادت مین مشغول تھے اس نے ہمارے سر پر پیشاب کیا جب ہم باہر نکلے یہ ہمین دیکہتے ہی مرگیا۔ پانچوین کہڑے ہوکر پیشاب کرنا یا پاخانہ پہرنا نہ چاہیے ساتوین۔ استنجہ کرنے مین اتنی دیر کرے کہ فارغ ہونیکے بعد قطرہ نہ گرے آٹھوین۔ سر اور پیٹ ننگی کرکے استنجہ کرنیکی جگہ نہ جاے۔

## تیسرا باب احکام وضو

**پہلی فصل** وضو کی فضیلت کے بیان مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الوضوء مفتاح الصلواۃ والصلواۃ مفتاح الجنۃ یعنی وضو کنجی ہے نماز کی اور نماز بہشت کی کنجی ہے کہتے ہین باوضو رہنا سنت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی باوضو رہیگا خدا کی حفاظت اور اوسکے امن مین رہیگا اور جو کوئی رات کو باوضو سوویگا اوسکے آسمان پر جانے مین کوئی روک ٹوک نہوگی اگر رات کو وضو نہ کرسکے تو بہتر ہے کہ تیمم کرلے صلوۃ مسعودی مین یون ہی لکھا ہے اور حدیث مین بہی آیا ہے کہ فرشتے ہمیشہ اوسکی بخشش کی دعا کرتے ہین چاہیے کہ ہمیشہ باطہارت رہے اور جو کوئی باوضو مرتا ہے شہیدون مین داخل ہوتا ہے نماز سے پہلے وضو کرنا اور نماز کے انتظار مین بیٹھنا نماز کی تعظیم سمجھی جاتی ہے کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے المنتظر الصلوۃ کانہ فی الصلوۃ یعنی نماز کا انتظار بہی نماز ہی سمجھا جاتا ہے **دوسری فصل** وضو کی دعا مین جب مسلمان وضو کرے اول اوسکی نیت کرنا مستحب ہے اور نیت یہہ ہے ان الوضو لاستباحۃ الصلوۃ ورفع الحدث بعد اوسکے دونون ہاتہہ جوڑ تک دہووے اور کہے بسم اللہ العلی العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام اور جب پانی منہ پر ڈالے تو یون کہے اللھم اعنی علی تلاوۃ القرآن وذکرک وشکرک وحسن عبادتک اور جب ناک مین پانی ڈالے تو کہے اللھم ارحنی من رائحۃ الجنۃ وارزقنی نعیمھا واکرامتھا وقنا عذاب النار اور منہ

دہونے کے وقت یون کہے اللھم بیض وجھی بنورک یوم تبیض وجوہ اولیا
یلک ولیا تسود وجھی بظلماتک یوم تسود وجوہ اعدائک اور جب ڈاڑہی پر پانی ڈالے
تو یہ دعا پڑہے سبحان الذی زین الرجال باللحی والنساء بالذوائب سیدہا ہاتہ
دہونے کے وقت کہے اللھم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا واجعلنی من
لدنک سلطانا نصیرا اولٹا ہاتہ دہونیکے وقت کہے اللھم لاتعطنی کتابی بشمالی ولامن
وراء ظھری یوم یدعوا ثبورا ویصلی سعیرا جب مسح کرے تو کہے اللھم غشنی برحمتک
ونجنی من عذابک وانزل علی من برکاتک اور جب دونون کا مسح کری تو کہے اللھم اجعلنی من الذین
یستمعون القول فیتبعون احسنہ اور مسح کرنے کے وقت کہتا جائے اللھم اعتق رقبتی
من النار واحفظنی من السلاسل والاغلال والانکال سیدہا پاؤن دہونیکیوقت
اللھم ثبت قدمی علی صراط یوم تزل فیہ الاقدام پڑہے اور جب اولٹا پاؤن دہوئے
تو یون کہے اللھم انی اعوذبک من ان تزل قدمی علی الصراط اللھم اجعل سعیی مشکورا
وذنبی مغفورا وعملی مقبولا وتجارتی تبورا برحمتک یا عزیز یا غفور اور انگلیون کی
دہونے مین بہت کوشش کرنی چاہیئے اگر کوئی عضو خشک رہجاویگا تو وضو درست
نہ رہیگا ہر عضو پر پانی ڈالنے کے وقت ایک مرتبہ کلمہ شہادت بہی پڑہ لینا چاہیئے
اس نیت سے کہ میرے گناہ کفر سے بدتر نہین ہین اگر کافر بہی ایک بار لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ کہلیتا ہی تو سو برس کا کفر اوسکا زایل ہوجاتا ہے جب وضو سے فارغ ہوجاے
تو باقی پانی وضو کا پی لے کیونکہ وہ پانی ایسے مرضونکا علاج ہے جنسے طبیب عاجز
ہوتے ہین اور وہ پانی کہڑے ہوکر پینا چاہیئے امیر المومنین رض فرماتے ہین کہ جو کوئی
وضو کا بچا ہوا پانی لیکر اپنی گردن سے ملے اور یہ دعا پڑہے سبحانک اللھم بحمدک
واشھد ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک استغفرک واتوب الیک
واشھد ان محمدا عبدک ورسولک خداتعالی اوسکے چہوٹے بڑے گناہ بخشدیتا ہے

اور حدیث مین آیا ہے کہ تین بار انا انزلنا ہ پڑہے اور جو کوئی ایک بار پڑہتا ہے خدائے
تعالیٰ فرشتونکو حکم دیتا ہے کہ اوسکے نامۂ اعمال مین پچاس برس کی عبادت کا ثواب لکہو گویا
کہ وہ ہمیشہ کل روزہ دار ہے اور ہمیشہ اوسنے اپنی راتین عبادت مین کاٹی ہین اور جو کوئی
دو بار پڑہیگا اوسکو خدائے تعالیٰ اتنا ہی ثواب اور کرامت عطا فرماویگا جتنی کہ ابراہیم اور
موسیٰ اور عیسیٰ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کو دی تہین اور جو کوئی تین بار پڑہیگا بے حساب اور بے
عذاب بہشت مین داخل ہوگا۔

## تیسری فصل فرائض وضو

اگر پوچہا جائے کہ وضو مین کتنی چیزین فرض ہین تو کہو کہ چار اول منہ دہونا پیشانی کے
اوپر سے ٹہوڑی کے نیچے تک اور ایک کانکی لو سے دوسری لو تک دوسرے دونون ہاتہ
کہنی تک دہونا تیسرے سر کا مسح کرنا بالون اور پیشانی کے موافق اور وہ نزدیک
علماء کے سر کا چوتہائی حصہ ہوتا ہے اور نزدیک امام شافعی کے کئی بالونکا مسح
کافی ہے اور نزدیک امام مالک کے تمام سر کا مسح کرنا فرض ہے چوتہے دونون پاؤن
دہونا فرض ہے۔

## چوتہی فصل سنتہاے وضو

اگر پوچہے کہ وضو مین کتنی چیزین سنت ہین تو جواب دو تو اول وضو سے پہلے دونون ہاتہ
جوڑ تک دہو لینا دوسرے بسم اللہ العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام تیسرے
حدیث مین آیا ہے کہ مسواک بہی کرلیجائے اور مسواک کرکے اگر وضو کیا جائے اور
اوسکے بعد دو رکعتین بہی پڑہلے تو بے مسواک کئے ہوئے ستر رکعتون سے بہتر ہوتی
ہین چوتہے منہ مین پانی ڈالنا پانچوین ناک مین پانی ڈالنا چہٹے۔ دونون کانونکا مسح
کرنا ساتوین ڈاڑہی کا خلال کرنا آٹہوین ہاتہہ اور پیر کی اونگلیونکا خلال نوین ہر عضو کو
تین بار دہونا پہلی بار دہونا فرض ہے دوسری بار کا سنت اور تیسری بار مستحب

## پانچوین فصل مستحبات وضو

اگر پوچھے کہ وضو مین کتنی باتین مستحب ہین کہو کہ چہہ اول نیت کرنا دوسرے ہر عضو کو دہونا تیسرے ترتیب وضو کو نگاہ رکہنا چوتہے۔ خوب تر بتر کرکے دہونا پانچوین تمام سر کا مسح کرنا چہٹے گردنکا مسح کرنا۔

## چہٹی فصل آداب وضو

اگر پوچھے کہ وضو کے آداب کتنے ہین کہو کہ دس اول روبقبلہ بیٹہنا دوسرے سوائے دعا کے کوئی دنیاوی بات نہ کرنا تیسرے سیدہے ہاتہہ سے ناک اور منہ مین پانی ڈالنا چوتہے۔ اولٹے ہاتہہ سے ناک کو پاک کرنا پانچوین۔ وضو مین کسی دوسرے سے مدد نہ لینا چہٹے ہر عضو پر دعا پڑہنا ساتوین وقت سے پہلے وضو کرلینا۔ آٹہوین وضو کرتے مین شرمگاہ پر نظر نہ ڈالنا نوین مردونکو چاہیئے کہ سر برہنہ کرلین مگر عورتین سر برہنہ نہ کرین دسوین وضو کے بعد دوگانہ تحیت پڑہنا اگر نہ پڑہیگا تو گویا خدا پر ظلم کیا۔

## ساتوین فصل مکروہات وضو

اگر پوچھے کہ وضو مین کتنی چیزین مکروہ ہین تو کہو کہ پانچ اول پیشاب پاخانہ کی جگہہ وضو کرنا دوسرے منہ پر پانیکے چہینٹے مارنا تیسرے بلا عذر اولٹے ہاتہہ سے منہ اور ناک مین پانی ڈالنا چوتہے۔ سیدہے ہاتہہ سے ناک کو پاک کرنا پانچوین دنیاوی باتین کرنا

## آٹہوین فصل منہیات وضو

اگر پوچھین کہ وضو مین کتنی باتین ممنوع ہین کہو کہ چار اول ننگا ہوکر وضو کرنا دوسرے پانی کو حد سے زیادہ صرف کرنا تیسرے ہر عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ دہونا چوتہے قبلہ سے منہ پہیر کر وضو کرنا۔

## نوین فصل وہ باتین جنسے وضو ٹوٹتا ہے

اگر پوچہین کہ وضو کتنی باتونسے ٹوٹجاتا ہے تو کہو کہ بائیس باتونسے اون مین سے

دس وہ باتین ہین جو آدمی کے آگے اور پیچھے سے علاقہ رکھتی ہین پانچ اونمین سے آگے سے متعلق ہین اول پیشاب کرنا دوسرے مذی کا نکلنا تیسرے وذی جاری ہونا وہ سفید پانی ہے جو بعد پیشاب کے نکلتا ہے چوتھے خون استحاضہ اور سلسل بول وغیرہ بعد وقت گذر جانیکے پانچوین سنگ مثانہ اور آدمی کے پیچھے سے بہی پانچ چیزین متعلق ہین اول گوز دوسرے پلخانہ تیسرے کرم چوتھے کانچ نکلنا پانچوین حقنہ کرنا ان کے سوائے بارہ چیزین یہہ ہین۔ اول سونا دوسرے دیوانگی تیسرے بیہوشی چوتھے مستی کا غالب ہونا پانچوین مرگی چھٹے قہقہہ مار کر ہنسنا ساتوین خون نکلنا آٹھوین پیپ کا برآمد ہونا نوین پیلا پانی کلّی بہر کر منہ سے باہر آوے اور بات نہ کیجاے گیارہوین موضع کے مسح کی مدت گذر جانا بارہوین زخم اچہا ہوکر کہرنڈ گرنا

## چوتھا باب غسل جنابت کا بیان

### فصل اول فضیلت غسل

واضح ہو کہ اول حضرت آدم علیہ السلام نے بہشت سے دنیا مین آکر جب صحبت کی تو جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ آدم اوٹہہ اور نہا ڈال جبرئیل نے غسل کرنا سکھلایا بعد غسل کے پوچہا اے جبرئیل مین حکم خدا بجالایا اور غسل کرلیا مجہکو کچہہ ثواب بہی ملیگا کہا کہ جتنے رونگٹے تیرے بدن پر ہین اونکے شمار کے موافق ایک سال کی عبادت کا ثواب تجہے حاصل ہوگا اور جتنے قطرہ پانیکے تیرے بدن سے گرے ہین ہر قطرہ سے خداے تعالٰے نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے وہ قیامت تک خدا کی عبادت کریگا اور سب کا ثواب تیرے نامہ اعمال مین لکہا جاویگا حضرت آدم نے دریافت فرمایا کہ یہہ ثواب خاص میرے ہی واسطے ہے یا میرے فرزندون کو بہی ملیگا حضرت جبرئیل نے جواب دیا کہ تیرے فرزندونکے لئے بہی ہے مگر اوسوقت جب کہ مباشرت حلال ہو حرام کے بعد جو غسل کیا جاتا ہے اوسکے ہر قطرہ پر عذاب لکہا جاتا ہے اور زمین روتی ہے غسل جنابت مین اتنی دیر نہ کرنی چاہیئے کہ نماز جاتی رہے کیونکہ ایک روایت مین آیا ہے کہ غسل کا ثواب جب ہی

ملیگا جبکہ نماز قضا نہ ہوگی حالت جنابت مین فرشتے اوس سے دور ہوجاتے ہین
اور اوسی حالت مین روٹی کہا لینا مفلسی لاتا ہے جنابت مین کنگہا سر اور ڈاڑہی مین
نہ کرنا چاہیئے ناخون بہی نہ تراشے کیونکہ یہ چیزین قیامت کے دن خدا کے آگے فریاد
کرینگی کہ بار خدایا اسنے ہمکو ناپاک علیحدہ کردیا اور مسلمان کو دیو پری اور آسیب کا
غلل حالت جنابت اور ناپاکی ہی مین ہوتا ہے۔

## دوسری فصل غسل کی قسمین

اگر پوچہا جائے کہ غسل کی کتنی قسمین ہین کہو کہ بارہ چار فرض چار سنت دو واجب
اور دو مستحب۔ چار فرض یہ ہین اول غسل جنابت مرد یا عورت کو خواہ حالت بیداری
مین یا خواب مین جسکو احتلام کہتے ہین حضرت ام سلمہ خدمت رسول اللہ مین حاضر ہوئین
اور پوچہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اگر کوئی عورت ویسے ہی خواب دیکہے جیساکہ
مرد دیکہتے ہین رسول اللہ نے فرمایا کہ اوسپر بہی غسل واجب ہوجایگا اسکے بعد حضرت
عایشہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ام سلمہ تونے عورتون کو بدنام کیا آنحضرت نے یہ سنکر فرمایا
کہ یہ انصاریون کی عورتین بہت نیک ہین کیونکہ علم شریعت کے سیکہنے مین شرم نہین
کرتین دوسرے حشفہ کا غایب ہوجانا چاہے منی نکلے یا نہ نکلے مرد و زن دونون پر
غسل واجب ہوجاتا ہے عہد خلافت امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ مین باہم صحابہ
کی اس مسئلہ پر بہت بحث ہوئی تہی یہانتک کہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہ سے فتویٰ
لیا گیا اور دوسری روایت مین یون ہے ابو موسیٰ اشعری جو بہت ضعیف تہے
اونسے فتویٰ طلب کیا اور وہ حضرت عایشہ کے پاس گئے اور کہا کہ اے ام المومنین صحابہ مین
یہہ بحث ہورہی ہے اور مجہے آپسے دریافت کرتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے آپنے
فرمایا کہ مان سے پوچہنے مین کوئی شرم کی بات نہین ہے ابو موسیٰ نے یہ ہی مسئلہ آپسے
پوچہا حضرت عایشہ نے کہا کہ غسل واجب ہوگیا اور یہ حدیث پڑہی اذا التقی الختانان

وثوار ی الغسل وجب الغسل انزل اولم ینزل اسکے سنتے ہی امیر المومنین عمر خطاب رض
نے درہ اوٹھالیا اور فرمایا کہ اب جو کوئی کہیگا کہ غسل واجب نہین ہوا مین اوسکو درے
لگاؤنگا تیسرے جب عورت حیض سے پاک ہوتی ہے اوسکو غسل کرنا چاہیئے چوتھے
جب عورت زچہ خانہ سے باہر نکلے اوسکو غسل کرنا چاہیئے ان دونون عورتونکا غسل
فرض ہے۔ چار غسل جو سنت ہین وہ یہ ہین اول عرفہ کے دن غسل کرنا دوسرے
حاجیونکو غسل احرام تیسرے غسل عیدین چوتھے غسل جمعہ۔ دو غسل واجب یہ ہین۔
غسل میت اور غسل کافر جو حالت ناپاکی مین مسلمان ہو دو مستحب غسل یہ ہین ایک وہ
غسل جو لڑکا بالغ ہوکر کرے دوسرے وہ کافر کہ مسلمان ہوکر ناپاک ہووے اگر پوچھین کہ
غسل مین کتنی چیزین فرض ہین کہو کہ چار ایک طہارت کرنا دوسرے منہ مین پانی ڈالنا
تیسرے ناک مین پانی ڈالنا چوتھے تمام بدن دہونا۔

## تیسری فصل سنت ہاے غسل

اگر تمسے پوچھین کہ غسل مین کتنی چیزین سنت ہین تو جواب دو کہ سات اول نیت
کرنا نویت ان اغتسل من الجنابۃ امتثالا لامر اللہ تعالی وطہارت للبدن
دوسرے دونون ہاتھہ دہونا تیسرے اگر بدن پر کہین نجاست دکہائی دے تو
اوسکو دور کرنا اور دہونا چوتھے اوسیطرح وضو کرنا جیسے نماز مین کیا جاتا ہے مگر پاؤن
نہ دہوئے کیونکہ میمونہ حرم رسول اللہ نے یہ ہی روایت کی ہے کہ آنحضرت بعد غسل
کے پاؤن دہویا کرتے تھے اس لئے کہ تمام بدن پر کا پانی پیرونکے نیچے آتا ہے پس
اونکے دہونے سے کوئی فائدہ نہین ہے لیکن پتہر یا تختی پر غسل کیا جاے تو پاؤن
دہونا مضایقہ نہین کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رض نے ایسی ہی روایت بیان کی ہے پانچوین اعضا
پر پانی ڈالنے کے وقت اونکا ملنا سنت ہے چھٹے ہر عضو کو ترتیب کر لینا چاہیئے ساتوین
ترتیب غسل کا خیال ویسی ہی رکہے جیسے وضو مین رکہا جاتا ہے اول تین بار سر پر پانی

بہاوے پہر سیدہے شانہ پر بعد اوسکے بائین پر اور اوسکے بعد ہر عضو پر تین تین بار پانی بہاوے۔

## چوتھی فصل مستحبات کے بیان مین

اگر پوچھین کہ غسل مین کتنی باتین مستحب ہین کہو کہ چار اول مضمضہ اور غرارہ کرنا تاکہ تمام تالو دہلجائے دوسرے ناف اور دونون کانونکو انگلیونکے سرونسے ملنا تیسرے پانی حد سے زیادہ نہ بہانا چوتھے ہر عضو کو احتیاط سے دہونا مثلاً زیر بغل اور دونون زانونکو اور دونون رانونکے اندر تاکہ کوئی جگہ خشک نہ رہجائے اگر ایک بال بہی خشک رہیگا تو ناپاکی دور نہ ہوگی۔ اگر پوچھین کہ کونسے ناپاک پر غسل واجب نہین ہے جواب دو کہ اوس شخص پر جسے ما بعد اچھی طرح غسل کرنے کے معلوم ہو کہ کوئی عضو میرا خشک رہگیا اوسکو بہی ناپاک کہتے ہین لیکن اوسپر غسل واجب نہین ہوتا چاہیے اوسی جگہ کو اچھی طرح سے دہولے اگر پوچھین حالت غسل یا وضو مین کوئی قطرہ برتن مین گر پڑا اوسکے لئے کیا حکم ہے جواب دو کہ کفایت الاسلام مین لکہا ہے کہ اگر کوئی اتنا بڑا قطرہ گر پڑے جو گرنے کیوقت دکہائی دے سکے تو وہ پانی استعمال کرنیکے قابل ہے اور جو بہت ہی چھوٹا ہو کہ نہ دکہائی دے تو وہ پانی پاک نہین پہینکدینا چاہیے۔

# پانچوان باب وہ باتین جو عورتونسے متعلق ہین مثلاً

## حیض نفاس اور استحاضہ

پہلی فصل احکام حیض اگر پوچھین کہ حیض کی مدت کتنے دن تک رہتی ہے تو جواب یہ ہے کہ نزدیک امام اعظم کے کم سے کم مدت حیض کی تین رات اور دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس رات دن اور مذہب امام شافعی رحمت اللہ علیہ یہ ہے کہ کم سے

کم مدت ایک رات دن اور درمیانی سات رات و دن اور زیادہ سے زیادہ پندرہ رات
دن اور امام مالک رحمتہ اللہ کے نزدیک وہ ہے ساعت کہ جس وقت خون دکھائی دے
لیکن صحیح قول امام اعظم کا ہے کیونکہ حضرت عایشہ نے روایت کی ہے اقسل الحیض ثلثہ ایام
ولیالیھا اگر پوچھین کہ ایک عورت کو مدت حیض سے پہلے یا بعد کوئی الالیش دکھائی دے
حکم اوسکا کیا ہے تو جواب دو کہ نزدیک امام شافعی کے اگر وہ الالیش سرخ و سیاہ اور
بدبودار ہو تو حیض ہے اور نزدیک اور علماء کے چھہ چیزین حیض کی ہوتی ہین سرخ سیاہ
سبز زرد پھیپڑے کا سا رنگ اور شوخ رنگ یہہ سب حیض ہین یہانتک کہ ہمیشہ سفید
کپڑا یا روئی جو استعمال کی جاے اوس مین یہہ ہی رنگ پیدا ہون تو حیض سمجھا جائیگا
او اگر کوئی رنگ کپڑے پر نہ آیا تو وہ حیض نہین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ مین مدینہ کی عورتین حضرت عایشہ کے پاس آتی تہین اور اپنے رنگ دکھلاتی تہین
حضرت عایشہ آنحضرت سے جواب لیکر اونسے کہدیتی تہین وہ عورتین غم دین اور عذاب
قیامت سے ڈرنیوالیان تہین اسلئے پوچھہ لیا کرتی تہین تاکہ ہمارے دین مین خلل نہ
پڑے احکام شریعت مین سوا اسکے کوئی چارہ نہین ہے اونکو سیکھو تاکہ تمہارے
بدنصیبی اور جہل عیال اور اطفال پر اثر نہ کرے اگر پوچھین کہ حالت حیض مین کتنی چیزین
منع ہین جواب دو کہ سات اول نماز نہ پڑہے دوسرے روزہ نہ رکہے لیکن روزہ
کی قضا واجب ہے مگر نماز قضا نہ پڑہنا چاہیئے اگر پوچھین کہ روزہ کی قضا تو حیض مین
واجب ہو گئی اور نماز کی واجب نہ ہوئی اسکا کیا سبب ہے کہو کہ حدیث مین آیا ہے کہ حوا علیہ
السلام کو حالت نماز مین حیض شروع ہوا حضرت آدم سے پوچھا کہ نماز پڑہ لون یا نہین
حضرت آدم نے کہا کہ ٹھہرو دیکھین کیا حکم آتا ہے حضرت جبرئیل وحی لائے کہ خدا تعالے
فرماتا ہے کہ حالت حیض مین نماز نہ پڑہو دوسری بار آپ روزہ دار تہین کہ مدت حیض
شروع ہو گئی آپ نے آدم علیہم السلام سے پوچھا حضرت آدم نے یہہ ہی قیاس کیا کہ حالت

حیض مین جب نماز منع ہوگئی تو روزہ بہی عبادت ہے اس سئے کہدیا کہ روزہ نہ رکہو جبرئیل
علیہ السلام آئے اور کہا کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ تمنے بغیر اجازت ہماری روزہ توڑ دیا اس
لئے ہمنے حالت حیض مین روزہ کی قضا واجب کردی اور دوسری دلیل یہہ ہے کہ روزہ
ایک سال مین ایک مہینے کے ہوتے ہین اگر دس روزے نہ رکہے تو گیارہ مہینے مین ایک
ایک قضا کے رکہہ لینے مین کوئی دقت نہ ہوگی مگر ایک مہینہ مین اگر دس دن حیض کے
رکہے جائین تو گویا پچاس نمازین قضا ہوگیئن اور ایک مہینے مین پچاس نمازین قضا کی
پڑہنا بہت مشکل پڑیگی تیسرے حالت حیض مین قرآن نہ پڑہے یہان تک ایک
آیتہ بہی منہ سے نہ نکالے لیکن کلمہ شہادت اور استغفار اور صلوۃ کہنا روا ہے کیونکہ
حدیث مین آیا ہے کہ حایضہ عورت ہر نماز کے وقت وضو کرکے قبلہ کی طرف کہڑی ہو
اور ستر بار استغفراللہ یا اللھم استغفرلی کہے خدا تعالے ہر رکعت نماز کا ثواب اوسکے نامہ اعمال مین
لکہوادیتا ہے اور ستر گناہ اوسکے بخشدیتا ہے۔ چوتہے حالت حیض وجنابت مین قرآن
کو ہاتہہ مین نہ لے چاہے وہ غلاف ہی کے اندر کیون نہو پانچوین مسجد مین نہ جاوے،
چہٹے طواف خانہ کعبہ نہ کرے ساتوین شوہر کو اوسکے ساتہہ صحبت کرنا منع ہے اگر کریگا تو
گنہگار ہوگا اور توبہ اور استغفار واجب آئے گی اس بات کے جاننے کے بعد بہی اگر اوس
سے صحبت کرنا حلال جانیگا تو کافر ہوگا اور جو لڑکا پیدا ہوگا تو حرامزادہ ہوگا بعضی لڑکونکو
جو تم اسطرحکا دیکہتے ہو اوسکا یہہ ہی سبب ہے کہ حالت حیض مین مباشرت کی گئی ہے
اسکا گناہ مرد اور عورت دونون پر برابر رہتا ہے کیونکہ خداوند کریم نے فرقان حمید
مین فرمایا ہے فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوھن حتی یطھرن یعنی حالت
حیض مین عورتونسے صحبت کرنے سے بچو اور جب تک وہ پاک نہ ہوجایئن اون سے
نزدیکی نہ کرو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین من اتی امراتہ فی حال
المحیض فکانما کفر بما انزل علی محمد یعنی جس کسی نے حالت حیض مین کسی

عورت سے صحبت کی وہ منکر ہوگئے اوس چیز سے جو مجھپر نازل ہوئی ہے اگر پوچھین کہ حالت حیض مین عورت ومرد کو ایک بستر پر سونا روا ہے یا نہین تو جواب دو برہنہ سونا نہ چاہئیے کپڑے پہنکر سوتا مضایقہ نہین اگر پوچھین وہ کون سا مسلمان ہے جو نماز پڑہنے سے گنہگار ہوتا ہے اور ترک کرنے سے ثواب پاتا ہے جواب دو کہ حایضہ یا زچہ عورت اگر نماز پڑہتی ہے تو گنہگار ہوتی ہے اور ترک کرنے سے ثواب پاتی ہے اگر اوس حالت مین نماز پڑہنے کو حلال جانے تو کافر ہوجائیگی کیونکہ حالت ناپاکی مین نماز جایز نہین ہے اور روزہ رکہنا بہی نہ چاہیئے اگر رکہے تو گنہ گار ہوگی۔

اگر پوچھین کہ عورت حیض سے پاک ہوگئی ہے مگر غسل نہین کیاہے وہ شوہر سے مباشرت کرلے یا نہین جواب دو کہ قدوری مین لکہا ہے کہ اگر وہ دس دن رات کے بعد پاک ہوئی ہے تو غسل سے پہلے صحبت کرلینا روا ہے اور اگر دس رات دن سے کم مین پاک ہوئی ہے تو غسل سے پہلے مباشرت کرنا روا نہین۔

اگر پوچھین کہ ایک عورت کو چہ روز کی عادت ہے اوسنے دو روز خون دیکہا اور دو روز نہ دیکہا پھر دو روز کے بعد خون معلوم ہوا اب ان چہ دنمین وہ دو دن جن مین کہ وہ پاک رہی ہے اونکا حکم کیا ہے جواب دو کہ وہ چہ دن حیض ہی کے ہین۔

اگر پوچھین کہ تین روز سے کم یا دس دن سے زیادہ خون نظر آئے تو کیا حکم ہے جواب دو کہ پاکی کا حکم ہے وہ حیض نہ گنا جاے گا وہ خون کسی بیماری کا ہے اوسمین نماز پڑہنا روزہ رکہنا صحبت کرنا اور کسی عبادت کی ممانعت نہین ہے

اگر پوچھین کہ حاملہ عورت کو ولادت سے پہلے خون دکہائی دیا حکم اوسکا کیا ہے جواب دو کہ وہ حیض نہین ہے استحاضہ ہے کسی مرض سے ہوگا۔

## دوسری فصل احکام نفاس یعنی زچہ کے بیانمین

واضح ہو کہ نفاس اوس خون کو کہتے ہین جو بعد جننے کے نکلتا ہے حدیث مین آیا ہے کہ

جس عورت کو حلال کا حمل ہوتا ہے کل زمانہ حمل مین اوسکو روزہ داریکا ثواب ملتا ہے اور سب راتین اوسکی نماز مین گنی جاتی ہین گویا اوسنے راہ خدا مین کافرون سے جنگ کی اور تلوارین اونپر مارین اور جلنے کے وقت جتنا درد اوسے ہوتا ہے گویا بردہ آزاد کرتی ہے اور جب لڑکا دودہ چھوڑتا ہے تو منادی آسمان پہ ندا کرتا ہے کہ اے عورت جو کچہ تونے کیا ہے سب خدا تعالےٰ نے بخشدیا۔

اگر تجھسے پوچھین کہ بچہ پیدا ہونے کے وقت کتنی باتین سنت ہین کہو کہ چہ چنانچہ کیمیائے سعادت مین آیا ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو اوسکے سیدہے کان مین اذان اور اولٹے مین اقامت کہی جائے دوسرے اوسکا نام اچھا رکھا جائے تیسرے زچہ خانہ کی مہمانی سنت موکدہ ہے واسطے بیٹے کے دو بکری قربانی کرے اور واسطے بیٹی کے ایک عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ ہڈیان مہمانی کے بکرہ کی بہی نہ توڑی جائین چوتھے جب بچہ مان کے پیٹ سے جدا ہو تو شیرینی اوسکے منہ مین رکھی جاے پانچوین سنت یہ ہے کہ ساتوین دن سر کے بال مونڈے جائین اور اونکے وزن کی برابر چاندی یا سونا صدقہ دیا جاے چھٹے سنت یہ ہے کہ بیٹی پیدا ہونے سے غمگین نہو اور بیٹے کی بہت خوشی نکرے کیونکہ تم نہین جان سکتے ہو کہ خوبی کس مین ہے شاید بیٹی ہی زیادہ مبارک ہو اور اوسی سے زیادہ ثواب حاصل ہو جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسکی تین بیٹیان یا تین بہنین ہون اور وہ اونکے باعث رنج اوٹہاتا ہو اور اونہین کہانا کپڑا دیتا ہو خدا تعالےٰ اوسپر اور اون سب پر رحم کرتا ہے اور بہشت دیتا ہے ایک شخص اوٹہہ کہڑا ہوا اور پوچہا کہ اگر ایک ہی ہو تو آنحضرت نے جواب دیا کہ اوسکے لئے بہی اتنا ہی ثواب ہے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ ایک بیٹی والا تکلیف مین ہے اور دو بیٹی والے پر بہت بوجہ ہے اور جس کسی کے تین ہون مسلمانو کو اوسکی خدمت کرنا واجب ہے اگر بہشت چاہتے ہین تو اوسکی مدد کرین مانند دو انگلیون کے جسطرح وہ ساتہہ رہتی ہین

جو کچہہ جہیز بازار سے لاوے پہلے بیٹی کو دے بعد بیٹے کو جو کوئی اپنی بیٹی کو خوش رکہیگا خدا تعالی اوسپر آتش دوزخ کو حرام کردیگا۔

اگر پوچہین کہ نفاس کی مدت کتنی ہے تو کہو کہ کم سے کم کوئی مدت مقرر نہین ہوسکتی بعض عورتین ایک دم مین پاک ہوجاتی ہین کوئی تین روز مین اور کسیکو دس روز کی عادت ہوتی ہے حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا فرماتی ہین کہ بچہ ہونے کے بعد مین اوسیوقت پاک ہوجاتی تہی اور غسل کرکے نماز پڑہ لیلیتی تھی اور مجہے حیض بہی کبہی نہین ہوا لیکن ہمارے عالمون کے نزدیک زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے اور حضرت امام شافعی ساٹہہ دن بتاتے ہین اور نزدیک امام مالک کے ستر دن ہین۔

اگر پوچہین کہ ایک عورت کو چالیس دن سے زیادہ خون آتا ہے اوس کے لئے کیا حکم ہے جواب دو کہ اگر اوسکی عادت چالیس روز کی ہے تو اوسکے بعد کا خون استحاضہ ہے۔

## تیسری فصل احکام استحاضہ

اگر پوچہین کہ مستحاضہ کس عورت کو کہتے ہین جواب دو کہ جو عورت تین دن سے کم یا دس دنسے زیادہ اور زچہ خانہ کے ایام مین چالیس دنسے زیادہ خون دیکہے وہ مرض ہے اوسیکو استحاضہ کہتے ہین۔

اگر پوچہین کہ مستحاضہ کے لئے کیا حکم ہے تو جواب دو کہ اوسکو نماز پڑہ لینا روزہ رکہہ لینا تلاوت کرنا اور شوہر کی صحبت کرنا حلال ہے پاک عورتین جن کامونکو کرسکتی ہین اونہین مستحاضہ بہی کرسکتی ہین روایت ہے کہ مدینہ منورہ مین فاطمہ بنت حبش آنحضرت کی خدمت مین آئین اور پوچہا یا رسول اللہ میرا خون حیض ایک مہینے یا دو مہینے سے پاک نہین ہوتا خوف ہے کہ مسلمانی سے بے نصیب نہو جاؤن آنحضرت نے جواب دیا کہ نماز ترک کردو اور جتنے دنکی تمکو عادت ہے اوسکے بعد سر اور بدن دہو کر نماز پڑہو اگر پہر بہی خون آتا رہے اور فرش پر

قطرہ گرین تو وہ حیض نہین ہے۔
اگر پوچھین کہ مستحاضہ کی طہارت کا کیا حکم ہے تو کہو کہ چہ آدمیونکے لئے ایک ہی حکم ہے اول مستحاضہ دوسرے وہ شخص جسکا پیشاب ہر وقت جاری رہے تیسرے جسکا پیٹ چلتا ہو چوتھے جسکی ناک سے خون جاری ہو پانچوین وہ کہ جسکے زخم سے خون بند نہو چھٹے جس کو دیاخ بہت ستاتی ہو ان اُن لوگون کو چاہیئے کہ ہر نمازنکے وقت وضو کرین اور اوس وضو سے جب تک وقت رہے نماز پڑہ لیا کرین جب وقت گذر جائیگا وضو بہی باطل ہو جائیگا امام اعظم اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کی یہ ہی راے ہے۔
اگر پوچھین کہ ایسے لوگون کو ہر وقت وضو کرنا کب واجب ہوتا ہے کہو کہ جب ہر وقت مرض جاری رہتا ہو اور کبہی بند نہو تو ہر وقت وضو کرنا پڑیگا اگر پوچھین کہ حاملہ عورت کو خون دکہائی دے تو اوسکے واسطے کیا حکم ہے تو جواب دو اوسکا حکم مثل مستحاضہ کے ہے اگر روئی یا کپڑے کے استعمال سے بہی خون نہ بند ہو تو وضو اوسکا برقرار رہیگا مگر نماز کا وقت گذر جانیکے بعد باطل ہو جاویگا اسی طرح زخمی کو بہی زخم پر روئی یا کپڑا رکہنے سے خون بند نہو تو وضو اوس کا برقرار رہیگا۔

# چہٹا باب اذان کے بیان مین

اذان سے وقت نماز کی اطلاع دیجاتی ہے اوس سے مطلب خداے تعالےٰ کا نیہ ہے کہ اپنی نجات کے لئے جلدی کرو اور نماز کو جاؤ جب وہ آواز کانمین پڑے تعظیم سے سنو اگر راہ مین آذان سنائی دے تو کہڑے ہو جاؤ اور کہڑے ہو تو بیٹہہ جاؤ اور بیٹہے ہو تو کہڑے ہو جاؤ اور لیٹے ہوئے کو بہی بیٹہہ جانا چاہیئے یعنی جہانتک ہو سکے اعلیٰ درجہ کی تعظیم کی جائے یہ آواز بادشاہونکے نقیبونکی آواز سے کم درجہ نہین رکہتی تم نقیبونکی آواز سنتے ہی اپنے تمام کام چہوڑکر تعظیم سے کہڑے ہو جاتے ہو پہر کیسے مسلمان ہو کہ آذان سنکر خاموش

نہین ہوتی جب الله اکبر سنو اوسکے جواب مین کہو لبیک دعوۃ الحق اجیب داعی ... اکبر
حدیث مین آیا ہے کہ آواز اذان سنتے ہی کہے مرحبا بالقائلین عدلا و مرحبا بالصلوۃ
اھلاً خدائے تعالے اوسکے لئے ہزار نیکیونکا ثواب لکھہ لیتا ہے اور ہزار بدیان معاف
کردیجاتی ہین اور ہزار درجے بہشت کے اوسکے لئے آراستہ کیجاتی ہین حدیث
مین آیا ہے کہ ایک اعرابی آنحضرت کی خدمت مین آیا اور کہا کہ اے محمد ایمان لانا چاہتا ہون
مگر مین نے سنا ہے کہ ایمان زوال ہے پس ایمان لانے سے کیا فایدہ آنحضرت نے فرمایا
کہ اے اعرابی تو ایمان لا اور مسلمان ہو تجکو ایک ایسی دعا سکہلا دونگا کہ زوال ایمان
سے بیخوف ہوجائیگا وہ ایمان لایا آنحضرت نے اوسے یہ دعا سکہلائی اور فرمایا کہ اذان
کو سنتے ہی اس دعا کو پڑہ لیا کرو نعم لا الہ الا الله یا اہل الکبریاء والعظمۃ ویا منتہی
الجبروت والعزت ویا ولی العون والقدرت ویا مالک الدنیا والآخرت
سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر جس کام کے لئے یہہ دعا پڑہی جائیگی
انشاء الله وہ کام ضرور ہوگا پہر جو کلمہ موذن کہتا جائے وہ ہی سننے والا بہی کہے مگر حی علی
الصلوۃ وحی علی الفلاح کے ساتہہ موافقت نہ کرے بلکہ حی علی الصلوۃ سنکر لاحول ولا
قوۃ الا بالله العلی العظیم کہے اور حی علی الفلاح سنکر ماشاء الله کان ومالم یشاء لم یکن کہے اور اگر فرصت پاوے تو وہ دعا
جسکا ذکر کیا گیا ہے پڑہے وگرنہ جو کچہہ اس کتاب مین لکہا گیا ہے بجالاوے۔
اگر پوچہین کہ اذان کے سننے مین بات کرنی چاہیئے یا نہین تو جواب دو کہ نہین کرنی چاہیئے
جیسا کہ آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا ہے من تکلم من الاذان حنیف
علیہ من زوال الایمان یعنی جو کوئی اذان سننے مین دنیاوی بات کرے گا
اوسکی طرف سے خوف ہے کہ ایمان اوسکا زائل ہوجائے اور دوسری حدیث مین آیا ہے
کہ جان نکلنے کیوقت زبان اوسکی گونگی ہوجائیگی اور کلمہ شہادت نہ پڑہ سکیگا کیونکہ موذن تو
اذان دیرہا ہے اور فرمان خدائے تعالے پہونچاتا ہے اور یہہ اذان کو حضور دل سے

نہین سنتا اور خدا تعالی کے فرمان کی طرف توجہ نہین کرتا اسکی نحوست سے ڈرنا چاہیئے وہ دنیا سے بے ایمان جائیگا۔

اگر پوچھین کہ آذان سننا سنت ہے یا واجب ہے تو کہو کہ بعضون کی راے مین سنت ہے اور بعضون کی راے مین واجب لیکن قول صحیح یہہ ہے کہ سنت موکدہ ہے۔

اگر پوچھین کہ ایک شخص آذان کو ترک کر دیتا ہے اوسکی نماز کا کیا حکم ہے جواب دو کہ نزدیک امام محمد کے اوس شخص کو مارنا اور قید کرنا چاہیے اگر کسی گانون یا شہر کے سب آدمی اذان کو ترک کر دیتے ہین تو اونکے ساتھہ جنگ روا ہے۔

اگر پوچھین کہ اذان کی اصل کیا ہے تو جواب دو کہ ابتدا اسلام مین نماز بغیر آذان کے پڑہی جاتی تہی آنحضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ نماز مین کوشش کرو سب لوگ آپکی خدمت مین جمع ہوئے اور کہا نماز کے وقت کوئی علامت ہونا چاہیئے تاکہ ہم جماعت کے لیئے حاضر ہوا کرین اسباب مین باہم مشورہ ہونے لگا بعض صحابہ نے کہا کہ نماز کے وقت طبل بجنا چاہیئے آنحضرت نے کہا کہ نہین کیونکہ طبل غازیون کا نشان ہے جنگ کے وقت اوسکو بجاتے ہین بعض نے کہا کہ سنکہ یا دف بجنا چاہیئے آنحضرت نے فرمایا کہ یہہ یہودیونکی رسم ہے بعضون نے آگ جلانیکو کہا آنحضرت نے فرمایا کہ یہہ آتش پرستونکی رسم ہے غرض کہ آنحضرت کو کسی کی بات پسند نہ آئی آپ اوٹھہ کھڑے ہوے شرح کرخی مین لکھا ہے کہ عبد اللہ بن زید انصاری آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوے اور کہا کہ یا رسول اللہ مین کچھہ سوتا تھا اور کچھہ جاگتا مین نے دیکھا کہ ایک شخص سبز کپڑے پہنے ہوئے ایک دیوار پر کھڑا ہوا قبلہ کی طرف کہتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر پہر تہوڑی دیر ٹھہر کر اوسنے اقامت کہی پہر حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ دو بار کہی آنحضرت نے فرمایا خوش ہوا اے عبد اللہ اور ان باتون کو بلال کو سکہلا دے کیونکہ آواز اوسکی بہت بلند ہے اوسیوقت امیر المومنین عمر خطاب

رضی اللہ عنہ بہی آپہونچے اور کہاکہ یارسول اللہ مین نے بہی یہی خواب دیکہا ہے آپسے عرض کرنے آیا تہاکہ عبداللہ زید نے سبقت کی۔

وقت سے پہلے اذان دینا مکروہ ہے اگر کوئی وقت سے پہلے اذان کہدے توپہر دوبارہ کہنا واجب ہے مگر صبح کی آذان مین اختلاف ہے نزدیک امام یوسف اور امام شافعی کے صبح سے پہلی آذان کہدینی چاہیئے لیکن باقی چار وقتون مین اتفاق ہے کہ وقت ہی پر کہنا چاہیئے۔

اگر پوچہین کہ عورتونکو اذان دینا چاہیئے یا نہین جواب دو کہ نہین چار شخصونکو اذان نہ دینی چاہیئے ایک ناپاک دوسرے مست تیسرے عورت چوتہے دیوانے کو۔

• اگر پوچہین کہ عورتونکو اپنی نماز کیلئے اذان دینی چاہیئے یا نہین توکہو کہ شامل بیہقی مین آیا ہے کہ عورتون پر اذان اور اقامت واجب نہین ہے خواہ وقت پر نماز پڑہتے ہون یا قضا۔

اگر پوچہین کہ قضا نماز کے لئے اذان اور اقامت دونون کہنی چاہیئے یا نہین جواب دو کہ کہنی چاہیئے تاکہ قضا بالکل وقت کی نماز کی طرح پڑہی جائے۔

اگر پوچہین کہ اذان کے بعد اور اقامت سے پہلے توقف کرنا اور الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہنا کہانسے ثابت ہوا ہے توجواب دو کہ عہد رسول مین یہہ بات نہ تہی مگر ہارون رشید کے وقت مین علماء کوفہ نے وضع کی ہے کیونکہ آنحضرت کے وقت مین لوگ اذان سنتے ہی نماز کے لئے حاضر ہوجاتے تہے رسول اللہ کے بعد لوگ جماعت مین کاہلی کرنے لگے اسلئے دو یا تین بار الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہنے کی بنیاد پڑگئی خدا تعالےٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ اس آیۃ کی تفسیر یون کی گئی ہے کہ یہ آیۃ اوس قوم کے حق مین نازل ہوئی جسکے لوہار بہی آذان سنتے ہی اپنا کام چہوڑ دیتے تہے اور کفش دوز بہی سوئے ہاتہہ سے ڈال دیتے تہے اور فوراً سنکر حکم خدا تعالےٰ

بجا لاتے تھے۔

# ساتوان باب احکام نماز

## پہلی فصل تارک الصلوۃ کی سزا اور نماز پڑہنے والے کی فضیلت

خدائے تعالے نے قرآن مجید مین فرمایا ہے فویل للمصلین الذینہم عن صلواتہم ساہون
معنی اس آیت کے یہ ہین کہ ویل خاص اوس نمازی کے لئے ہے جو وقت گذار کے نماز
پڑہے تفسیر مین آیا ہے کہ دوزخ کے کنوئے کا نام ویل ہے اہل دوزخ ہر روز خدا سے
ستر دفعہ پناہ مانگتے ہین کہ ہمین اوس کنوئیکا سخت عذاب نہ دیا جائے جو کوئی بلا عذر نماز
ترک کرتا ہے اور پہر قضا پڑہتا ہے اوسکے لئے دوزخ مین گہر بنایا جاتا ہے آنحضرتؐ نے
فرمایا ہے الصلوٰۃ عماد الدین فمن اقامہا فقد اقام الدین ومن ترکہا
فقد ہدم الدین یعنی نماز دین کا ستون ہے جو کوئی درستی اور راستی سے نماز نہین
پڑہتا اپنے دین کو خراب کرتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا ہے جو عورت پانچون وقت نماز پڑہے
اور زکوۃ دے اور روزے رمضان کے رکہے اور حج خانہ کعبہ کرے اور اپنے شوہر کی
اطاعت کرے اور حرام سے بچی رہے بے شک وہ عورت جس دروازہ سے چاہے
بہشت مین چلی جائے گی پس نماز کے فرض اور سنت اور واجب و مستحب اور آداب سب
سیکہنا ضرور ہین تاکہ اوسکی نماز درست ہووے اور ثواب کامل پاوے ابو بکر رحمتہ اللہ
علیہ سے پوچہا گیا کہ ایک شخص نے سالہا سال نماز پڑہی اور جانتا ہے کہ بعض نماز فرض
ہے اور بعض سنت لیکن یہ نہین جانتا کہ کونسی فرض ہے اور کونسی سنت اوسکی نماز درست
ہوتی ہے یا نہین ابو بکر رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ اوسکو تحقیق کر لینا چاہیے
اور گذشتہ فرض نمازونکو دوبارہ پڑہ لے کیونکہ اوس کی وہ نمازین درست
نہین ہوئین۔

## دوسری فصل نمازون کی نیت

جسوقت مومن نماز پڑہنا چاہے دلسے نیت کرے کہ وہ فرض ہے پہر زبان سے کہے کہ وہ مستحب ہے صبح کی سنت کی نیت یون کیجاتی ہے نویت ان اصلی للہ تعالی رکعتین صلواۃ الفجر سنت رسول اللہ متوجہا الی جہتہ الکعبۃ اور ظہر کی چار سنتونکی نیت مین یون کہنا چاہئے اربع رکعات صلوات الظہر اور جو سنت اوسکے بعد پڑہے جاتی ہین اونمین رکعتین کہے اور دوسری نمازونکی سنت مین اربع رکعات صلواۃ العصر سنت رسول اللہ کہنا چاہیئے اور مغرب کی نماز مین ثلاث رکعتین صلواۃ المغرب کہنا چاہیئے اور عشار کی چار رکعتین جو فرض سے پہلے اور بعد ہوتی ہین اونمین یون کہنا چاہیئے اربع رکعات صلواۃ العشاء اور ہر نیت کے آخر مین رسول اللہ توجہت الی جہتہ الکعبۃ زیادہ کرے اور فرض نمازونکی نیت یون کرنا چاہیئے صبح کو نویت ان اصلی للہ تعالی رکعتین صلواۃ الفجر فرض الوقتہ کہے اور اسی طرحسے ہر وقت مین تعین رکعتونکا ضرور ہے چنانچہ نماز ظہر مین اربع رکعات صلواۃ الظہر اور عصر کی نماز مین اربع رکعات صلواۃ العصر اور مغرب کی نماز مین ثلاث رکعات صلواۃ المغرب اور عشار کی نماز مین اربع رکعات صلواۃ العشا اور ہر نیت مین فرض اللہ الوقتہ توجہت الی الکعبۃ زیادہ کرے اگر امام کے پیچہے نماز پڑہ رہا ہے تو اقتدایت بہذا الامام کہلے اور نماز وتر مین ثلاث رکعات صلواۃ الوتر کہے اگر قضا کی نمازین ہون تو نویت ان اصلی للہ تعالی رکعتین صلواۃ الفجر فرض اللہ تعالی قضاء منی کہے اگر دوسرا روز ہو تو فرض الامس قضاء علی توجہت الی الکعبۃ کہنا چاہیئے اگر بہت سی نمازین قضا ہوگئی ہین تو نماز صبح کے لئے یہہ نیت کرنی چاہیئے نویت ان اصلی للہ تعالی رکعتین فرض اللہ تعالی اول الفجر الذی قضاء علی توجہت الی الکعبۃ اسی طرح سے ہر نماز مین اول الظہر یا اول العصر کہے تاکہ بلاشبہ فرض سے ادا ہوجائے۔

اگر پوچھین کہ امام کسطرح نیت کرے تو جواب دو کہ کتب فقہ مین صحیح روایت یہ ہے کہ جماعت کا ذکر کرنا شرط نہین ہے جسطرح پر کہ تنہا پڑہنوالا نیت کرتا ہے اوسیطرح امام کو بھی ذکر کرنا چاہیئے اور بعضون نے جو کہا ہے کہ امام کو اقتدیت بالقرآن کہنا چاہیئے وہ غلط ہے لیکن قواعد الاسلام مین کہا ہے کہ امام کو جماعت کا ذکر کر دینا بہتر اور اولی ہے اور اوسکی نیت یہ بتائی گئی ہے نویت ان اصلی للہ تعالی اربع رکعات صلوٰۃ الظہر فرض اللہ الوقتہ مع جماعۃ من حضر ومن یحضر توجہت الی الکعبہ۔

## تیسری فصل صفت نماز

نیت کرتی ہی ہاتہہ اُٹہا کے کانکی لو تک لیجاوے اور حضوری دل سے تکبیر کہے یعنے اللہ اکبر اور سیدہے ہاتہہ کو اولٹے ہاتہہ پر زیر ناف رکہے مگر عورتین تکبیر کے بعد دونون ہاتہون کو سینہ کے نیچے رکہین اور کہین سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک وجل ثناءک ولا الہ غیرک اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم اسکے بعد سورہ فاتحہ اور ایک دوسری سورہ پڑہنی چاہیئے یا دوسری سورہ کی جگہ کوئی اور تین آیتین یا تین سے زیادہ پڑہے اور تکبیر کہے پہر رکوع مین دو یا تین یا پانچ یا سات دفعہ سبحان ربی العظیم کہے جب رکوع سے سر اُٹہاکے اگر اکیلا نماز پڑہ رہا ہے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہے یا سمع اللہ لمن حمدہ واللہم ربنا لک الحمد دونون کہے اور سیدہا کہڑا ہو اس کہڑے ہونیکو قومہ کہتے ہین اور تکبیر کہکر سجدہ مین جاوے اور تین بار یا پانچ دفعہ سبحان ربی الاعلی کہے اور تکبیر کہتا ہوا سر اوٹہا کر بیٹہے اسطرح کہ بدن کو قرار ہو جاوے اور اس بیٹہنے کو جلسہ کہتے ہین پہر تکبیر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے اور وہی سبحان ربی الاعلی کہے اور جب دوسرے سجدہ سے سر اوٹہاوے اور تکبیر کہے تو فوراً کہڑا ہو کر دوسری تکبیر پڑہے لیکن جسطرح سے کہ پہلی رکعت مین ہاتہہ اوٹہایا تہا اور ثنا اور تعوذ کہی تہی ویسے دوسری

رکعت مین نہ کرنا چاہیے مگر ہر رکعت مین سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم ضرور
پڑھنی چاہیئے اور قیام اور قرات اور رکوع اور سجدہ اور تکبیرین اور تسبیحین جیسے پہلی رکعت
مین پڑھتے ہین ویسے ہی دوسری رکعت مین بھی ادا کرنی پڑینگی اگر چار رکعتین پڑھ رہا ہے
تو پہلے قعدہ مین التحیات کو عبدہ ورسولہ تک پڑھے اور اوٹھہ کھڑا ہو اور اخیر رکعت
مین سوائے فاتحہ کے اور کچھہ نہ پڑھے اور چوتھی رکعت کے بعد قعدہ مین التحیات کے بعد دعاء ماثورہ
پڑھے یہہ تینون باتین صحیح روایت مین آئی ہین اور ترتیب اوسکی یہ ہے التحیات
للہ والصلوۃ والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام
علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ اللہم صلی علی محمد وعلی ال محمد بارک وسلم کما صلیت وسلمت و
بارکت الرحمت ترحمت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم ربنا انک حمید مجید
اللہم اغفرلی ولوالدی ولجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء
منہم والاموات ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من
لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ
حسنۃ وقنا عذاب النار سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی
المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

اگر پوچھین کہ التحیات مین وحدہ لا شریک لہ کیون نہین کہتے تو جواب
دو کہ شب معراج مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے التحیات للہ والصلوات والطیبات
تک پڑھتے تھے کہ خدائے تعالے نے السلام علیک ایہا النبی ورحمت اللہ برکاتہ
تک کہدیا پھر آن حضرت نے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تک فرمایا جب
فرشتون نے اونکی یہہ عزت اور کرامت دیکھی تو اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان
محمدا عبدہ ورسولہ کہدیا مگر وحدہ لا شریک لہ

نہ کہا کیونکہ اوسجگہ کوئی کافر اور مشرک نہ تہا اسکے بعد خدا ے تعالے کا حکم ہوا کہ اے محمد اسوقت
جو کچہہ ہمنے کہا اور تونے کہا اور جو کچہہ فرشتون نے کہا یہی نماز مین پڑہا کر اور اپنی امت کو
بہی یہی حکم دیدینا۔

اگر پوچہین۔ کہ صلواۃ اور ماثورہ جیسے کہ کتب ادب مین لکہی ہے وہ اسطرح سے ہے
نہین ہے تو جواب دو کہ ذخیرہ فقہ مین آیا ہے کہ صلوۃ مین وارحم محمدا کہنا مکروہ ہے
کیونکہ اس سے انبیا کا گنہگار ہونا پایا جاتا ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ مستحق رحمت وہ
شخص نہین ہوتا جو ملامت کے قابل کام کرتا ہے اور ہمکو حکم ہے کہ انبیا کی تعظیم اور حرمت
کرین بس ہمکو ایسا کہنا نہ چاہیئے ذخیرہ مین لکہا ہے کہ بعض مشائخ اللہم ارحم محمد وعلی
ال محمد کہنا ضروری سمجہتے ہین اور اسکی تاویل بہی کی ہے مگر ہماری راے مین یہ بات مکروہ ہے
جو بات کہ بے اختلاف ہو اوسکا کرنا فضیلت رکہتا ہے اسی لئے ہمنے یہ درود لکہا اور یہیہ
ہی صلواۃ امام زاہد کی کتاب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بروایت صحیح مذکور ہے
اور ذخیرہ فقہ مین بہی یہ ہی روایت ہے کہ نماز مین تشہد کے بعد یہ ہی مشہور درود
پڑہنے چاہئے لیکن یہ دعا ماثورہ قدوری اور کتب فقہ مین آئی ہے اور لکہا ہے کہ الفاظ
قرآن کی مشابہت کرنی چاہیئے نہ کہ آدمیونکے کلام کی ہمنے جو دعا ر ماثورہ لکہی ہے
وہ روایت کافی مین آئی ہے کیونکہ اوسمین بہت سے الفاظ قرآن ہین۔

## چوتہی فصل وہ قرات جو مستحب ہے

فرض کے طور پر قرآت اور نماز مین جو کچہہ پڑہے روا ہے مگر روایت صحیح مین یون آیا
ہے ایک دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا جو نماز صبح کی سنت پڑہ رہا
تہا اوسنے رکعت اول مین فاتحہ اور الکافرون پڑہی آنحضرت نے فرمایا کہ یہ شخص کفر
اور شرک سے بیزار ہے دوسری رکعت مین اوسنے فاتحہ اور اخلاص پڑہی رسول اللہ
نے فرمایا کہ یہ شخص موحدون اور مخلصون مین سے ہے یہہ بہی لکہا ہے کہ حضرت

عمر رض کے صاحبزادہ نے آنحضرت سے پچیس بار پوچھا کہ نماز صبح کی اور نماز مغرب کی سنتوںمین کیا
پڑہا کرین آنحضرت نے فرمایا کہ پہلے رکعت مین فاتحہ اور الکافرون اور دوسری رکعت مین
فاتحہ اور اخلاص پڑہو خواجہ امام فخرالدین زاہد رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت بھی صبح
اور مغرب کی نماز مین یہہ سورتین پڑہتے تہے جیسا کہ آپنے حضرت عمر کے صاحبزادہ کو تبلایا اور
نماز عشا کے فرض کے بعد جو دو رکعت سنت پڑہی جاتی ہین اونمین آپ معوذتین پڑہتے تہے
اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ سنتونمین جو ان سورتونکو پڑہے گا دانتونکے درد اور قولنج سے
بچا رہیگا روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ صبح کی نماز کے فرض سے پہلے جو سنتین پڑہی
جاتی ہین اونکے بعد اس دعا کو پڑہنا سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ
استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ دنیا کے عذاب سے دور رکہیگا اور دنیا اپنا
منہ اوسے دکہلائیگی اگر اوسکو منظور ہو حدیث مین آیا ہے کہ صبح کی نماز کے بعد سو دفعہ
لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین پڑہنا مفلسی سے چھوڑاتا ہے اور امیر بنا دیتا ہی اور
عذاب قبر ز چھوڑا کے بہشت مین لیجاتا ہے۔

اگر پوچہین کہ ظہر کی نماز کی سنت اور فرض سے پہلے بھی کچھہ اور پڑہنا چاہیئے یا نہین
تو جواب دو کہ ایمان کی حفاظت کے لئے دو رکعت نماز نفل پڑہ لینا چاہیئے اول
رکعت مین فاتحہ کے بعد ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض کو ان رحمۃ اللہ
قریب من المحسنین تک اور دوسری رکعت مین فاتحہ کے بعد ان الذین امنوا و
عملوا الصالحات کانت لہم جنات الفردوس آخر سورہ تک پڑہا جائے۔

اگر پوچہین کہ اور نمازونکی سنتونکے لئے کیا حکم ہے تو کہو اور نمازونکی سنتین موکدہ نہین
ہین لیکن سید شجاع رحمت اللہ علیہ نے لبسند ایک حدیث لکھا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی اور نمازونکے فرض سے پہلے چار رکعت سنتین
پڑہیگا اوسکے نامہ اعمال مین بارہ برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاویگا ہر رکعت

مین ایک بار فاتحہ اور ایک بار والعصر پڑہے وہ نماز بقا ایمان کا سبب ہوگی آنحضرت فرماتے ہین کہ جو شخص یہ نماز پڑہیگا اوسکے بہشت مین جانیکا مین ضامن ہون آتش دوزخ اوسپر حرام ہے مولانا محی السنتہ نے اپنے اوراد مین لکہا ہے کہ اور نمازونکی سنت مین ہر رکعت مین والعصر تین بار پڑہے اور نماز مغرب کی سنت کے بعد دو رکعت نماز نفل بہی آئی ہین اوسے حفاظت ایمان کی ہوتی ہے نیت اون نفلونکی یہہ ہے نویت ان اصلی للہ تعالی رکعتین صلوۃ النفل حفظاً للایمان توجہت الی الکعبۃ ہر رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد سورہ انعام کی اول آیتہ پانچ دفعہ پڑہے آن حضرت فرماتے ہین کہ مین اوسکی شفاعت کرونگا چاہیے اوسنے میرے فرزندون ہی کو کیون نہ قتل کیا ہو اسی حدیث کو سنکر یزید نے حضرت حسین علیہ السلام کے قتل کی دلیری کی تہی بعد شہادت امام کے اوس نے یہہ نماز پڑہنا چاہی توفیق ہی نہین ہوتی تہی جب فرض پڑہکے دو رکعت سنت ادا کرلیتا تہا اور ان دو رکعتونکو پڑہنا چاہتا تہا بیہوش ہوجاتا تہا اور نماز عشا کے وقت ہوش آجاتا تہا مقصود اس سے یہ تہا کہ اوسکو شفاعت نصیب نہو۔

اگر تمسے پوچہین کہ عشا کی نماز مین کتنی سنتین ہین تو کہو کہ فرض سے پہلے جو چار رکعت سنتین پڑہی جاتی ہین وہ غیر موکدہ ہین اور باقی چار رکعتین مستحب انس بن مالک رضہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ جو کوئی اس طریق سے نماز عشا کو پڑہیگا وہ اہل بہشت اور راست جاننے والا خدا و رسول کا ہوگا گویا اوسنے تمام رات نماز و عبادت مین گذاری حضرت عایشہ رضہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت دو رکعت نماز پڑہتے تہے اور اوسکے بعد چار رکعت اوسپر زیادہ تہین پہلی رکعت مین فاتحہ ایک بار اور آیت الکرسی تین بار دوسری رکعت مین فاتحہ ایک بار اور اخلاص تین بار تیسری رکعت مین فاتحہ ایک بار اور قل اعوذ برب الفلق تین بار چوتہی

رکعت مین فاتحہ ایک بار اور قل اعوذ برب الناس تین بار جو کوئی اسطرحسے تین رکعتین پڑھیگا اوسکے نامہ اعمال مین شب قدر کا ثواب لکھا جائیگا۔

## فصل پانچوین قرآت وتر اور دعای قنوت کے بیانمین

اگر پوچھین وتر مین قرآت معین کیون ہے تو جواب دو کہ ہدایہ فقہ اور کافی مین معین قرآت کا حکم نہین ہے لیکن اور علما اور امام شافعی معین قرآت بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ پہلی رکعت مین انا انزلناہ اور دوسری رکعت مین قل یاایہا الکافرون اور تیسری مین قل ھواللہ پڑہے جاے کیونکہ آنحضرت نے ہمیشہ وتر مین یہہ ہی سورتین پڑہی ہین مگر علما یہہ دلیل پیش کرتے ہین کہ خدا تعالے کلام مجید مین فرماتا ہے فاقرؤا ماتیسر من القرآن یعنی پڑھو نماز مین جو کچھ کہ تمہارے لئے آسان ہو قرآن سے اور حضرت عایشہ رض سے چھ رواتین آئی ہین اول یہہ کہ ایک وقت مین رسول علیہ السلام نے پہلی رکعت وتر مین سبح اسم ربک اور دوسری مین انا انزلناہ اور تیسری مین قل یاایہا الکافرون پڑہا دوسری روایت یہہ ہے کہ ایک مرتبہ آن حضرت نے پہلی رکعت مین قل یاایہا الکافرون دوسری مین اذا جاء نصر اللہ اور تیسری مین تبت یدا ابی لہب تیسری روایت یہہ ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت نے پہلی رکعت مین انا انزلناہ اور الھٰکم التکاثر دوسری مین قل یاایہا الکافرون اور اذا جاء نصر اللہ اور تبت یدا پڑہا اور تیسری مین اخلاص اور معوذتین پڑہا اسی طرحسے ہر رکعت مین تین سورتین پڑہتے تھے چوتھی روایت وہ ہی ہے جو امام شافعی سے اوپر لکہی گئی پانچوین روایت یہ ہے کہ رکعت اول مین انا انزلناہ اور اذا زلزلت الارض اور الھٰکم التکاثر دوسری رکعت مین والعصر اور انا اعطیناک اور اذا جاء نصر اللہ اور تیسری مین قل یاایہا الکافرون اور تبت اور اخلاص پڑہا چھٹے روایت یہہ ہے کہ پہلی رکعت مین سبح اسم اور دوسری مین قل یاایہا الکافرون اور تیسری مین سورہ اخلاص

پڑہے پس معلوم ہوا کہ وتر کی قرآت معین ہے شرح قدوری مین لکھا ہے کہ وتر مین جو کچھ قرآن سے پڑہ لے روا ہے مگر مستحب یہہ ہے کہ وتر مین یہہ ہی سورتین پڑہی جاوین کیونکہ انکو حضرت عایشہ رضہ نے روایت کیا ہے۔

اگر تمسے پوچھا جائے کہ دعاء قنوت قرآن مین نہین ہے بلکہ دعاء ماثورہ ہے اور حضرت پیغمبر علیہ السلام نے اسکو واجب کیا ہے اسکے پڑہنے سے کوتاہی نہ کرنی چاہیئے کیونکہ فتاوی حجت مین حضرت امیر المومنین حسن رضہ سے روایت کی ہے آنحضرت نے دعاء قنوت مجھے سکھائی وہ یہ ہے اللهم انا نستعینك ونستغفرك ونؤمن بك ونتوكل علیك ونثني علیك الخیر ونشكرك ولا نكفرك ونخلع ونترك من یفجرك اللهم ایاك نعبد ولك نصلي ونسجد والیك نسعی ونحفد ونرجو رحمتك ونخشی عذابك انی عذابك بالكفار ملحق اللهم اهدنا فیمن هدیت وعافنا فیمن عافیت وتولنا فیمن تولیت وبارك لنا فیما اعطیت وقنا ربنا شر ما قضیت انك یقضي ولا یقضی علیك انه لا یزل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا وتعالیت عما یقول الظالمون علوا کبیرا یاذی الجلال والاکرام

اگر تمسے پوچھا جائے کہ ہر چودہ کلمہ کے پہلے (و) کہنا چاہیئے یا نہین تو جواب دو کہ (و) کا کہنا اولی اور بہتر ہے کیونکہ وعطف زیادہ ثنا ظاہر کرتا ہے مثلاً ایک شخص قسم کہانے مین یون کہے کہ واللہ والرحمن والرحیم کو اوسنے تین قسمین کہائین اگر بغیر و کے کہیگا تو ایک قسم ہو گی بس معلوم ہوا کہ ہر کلمہ کی پہلے و کہنا زیادہ ثنا کا سبب ہے۔

اگر تمسے پوچھین کہ وتر کے بعد کوئی تسبیح ہے یا نہین تو کہو حضرت حفصہ رضہ نے آنحضرت سے روایت کی ہے کہ جو کوئی وتر کے بعد تین بار توکلت علی الحی الذی

لا یموت سبحان اللہ والحمد للہ رب العالمین تین بار پڑھیگا اوس کے
نامہ اعمال مین اسّی برس کی عبادت کا ثواب لکھا جائیگا اور حضرت شیخ شیوخ
رحمتہ اللہ نے اپنے اوراد مین روایت صحیح یون کی ہے کہ وتر کے بعد سر کو سجدہ
مین رکھنے کے پانچ مرتبہ سبوح قدوس ربنا ورب الملایکتہ والروح پڑھے
اوسکے بعد سجدہ سے سر اوٹھاکر بیٹھہ جائے اور ایک بار آیۃ الکرسی پڑھے پھر
سجدہ مین جاکر وہی سبوح قدوس ربنا ورب الملایکتہ والروح پڑھی
آنحضرتؐ سے روایت ہے کہ جو کوئی فرض کے بعد آیتہ الکرسی پڑھیگا تو اوس کے
اور بہشت کے درمیان مین کوئی پردہ نہ رہیگا آنحضرت نے حضرت امیر المومنین
علی رضؓ کو وصیت کی کہ یا علی آیت الکرسی اپنے فرزندون اور اہل بہشت اور ہمسایونکو
سکہاؤ کسی آیتہ کا ثواب آیت الکرسی سے زیادہ نہین ہے کیونکہ جسوقت جبریل علیہ
السلام اس آیت کو لیکر میرے پاس آئے تہے اوسکی تعظیم کے لئے ستر ہزار فرشتے اونکے
ساتہہ تہے۔

اگر تمسے پوچہین کہ وتر کے بعد بہی کوئی نماز ہے یا نہین تو جواب دو کہ آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز کا اور حکم دیا ہے جنکو بیٹھہ کر پڑہنا چاہئے رکعت
اول مین سورہ فاتحہ کے بعد اذا زلزلت الارض اور دوسری رکعت مین
فاتحہ کے بعد الھٰکم التکاثر ایک بار پڑہے اسکا ثواب بہت ہے۔

## چہٹی فصل فرایض نماز

اگر تمسے پوچہین کہ نماز مین فرض کتنی چیزین ہین تو کہو کہ بارہ چیزین تو باتفاق
فرض ہین اور تیرہوین مین اختلاف ہے اون مین سے چہہ چیزین نماز سے پہلے
ہوتی ہین اونکو ارکان کہتے ہین اگر اونمین سے ایک رکن مین بہی دیدہ و دانستہ
یا بہول کے چہوٹ جائیگا تو نماز روا نہ ہوگی پس وہ چہہ چیزین جو نماز سے پہلے ہین

سیہ ہین اول وضو کرنا دوسرے پاک کپڑے پہننا مردون کو ناف سے زانو کے نیچے تک ڈہاکنا فرض ہے۔

اور احرار عورتون کو سر سے پیر تک سوائے منہ اور دونون ہتیلیونکے چہپانا فرض ہے اور لونڈیونکو اوتنا ہی جتنا کہ مردون کے لئے کہا گیا ہے مہر پیٹ اور پیٹہ بہی ڈہاکنا چاہیئے جیسا کہ قدوری مین لکہا ہے۔

تیسرے پاک اور صاف جگہ نماز پڑہے جائے چوتہے قبلہ کی طرف منہ کرنا اگر کوئی خاص ضرورت نہو پانچوین نماز کا وقت پہچاننا چہٹے نماز کی نیت کرنا اور نماز کے اندر کے فرض سیہ ہین اول تکبیر تحریمہ کہنا دوسرے نماز مین کہڑا ہونا تیسرے قرآن مین سے کچہ پڑہنا چوتہے رکوع پانچوین سجدہ چہٹے۔ قعدہ اخیر مین بیٹہہ کے التحیات پڑہنا ساتوین باتمین اختلاف ہے جو امام اعظم رض فرماتے ہین کہ التحیات پڑہکے نماز پڑہنے والا اٹہہ بیٹہے اور چلا جائے یا سلام کرے یا باتین کرنے لگے یا کسی کام مین مشغول ہو جائے نماز اوسکی تمام ہو جایگی مگر امام ابو یوسف اور امام محمدؒ اسبات کو فرض نہین بتلاتے اوسکتے ہین کہ والتحیات عبدہٗ و رسولہٗ تک پڑہکے نماز تمام ہو جاتی ہے چاہیئے کہ سب آداب و شرایط کے ساتہہ نماز پڑہی جاءے کیونکہ صلواۃ مسعودی مین روایت ہے کہ نماز پڑہنے والا اگر سیہ بارہ مسئلہ نہین جانتا ہے اور درمیان فرض اور سنت کے فرق نہین کرتا نماز اوسکی درست نہین ہوتی۔

## ساتوین فصل واجبات نماز

اگر تمسے پوچہین کہ نماز مین واجب کتنی ہین تو کہو کہ اونیس۱۹ اول لفظ اللہ اکبر کیساتہ نماز شروع کر دینا اور جو الفاظ خدائے تعالےٰ کی تعظیم کے لئے کہے جاتے ہین اونہین لفظونکے ساتہہ شروع کرنا جایز ہے مثلاً اللہ اجل یا اللہ اعظم و یا اللہ الرحمن

یا اللہ الرحیم وغیرہ مگر لفظ اللہ اکبر تعین واجب ہے دوسری سورہ فاتحہ پڑہنا
تیسرے قرآت سے پہلے فاتحہ کا پڑہنا چوتھے فاتحہ کے ساتھہ کوئی اور سورۃ یا تین آیتین
پڑہنا پانچوین پہلی دو رکعتون مین قرآت چھٹے وترمین دعار قنوت ملحق تک ساتوین
جس جگہ بلند آواز سے پڑہنا چاہیے وہان بلند آواز سے پڑہنا آٹھوین جہان آہستہ
پڑہنا چاہیے وہان آہستہ پڑہنا (نوین) امام کے پڑہنے کیوقت خاموش رہنا دسوین قعدہ
اول بجالانا گیارہوین دونون قاعدونمین التحیات کو عبدہ و رسولہ تک پڑہنا بارہوین
نماز کے ہر رکن کی ترتیب کو نگاہ رکھنا مثلاً دونون سجدہ ایک بار کرنا تیرہوین سجدہ
تلاوت خواہ امام ہو یا اکیلا - چودہوین سجدہ سہو پندرہوین تکبیر عیدین سولہوین سلام
پہیرنے کے ساتھہ ہے نماز سے باہر آنا سترہوین ہر فرض کو اپنی جگہ پڑہنا اٹھاروین
ہر کام مین امام کی مطابعت کرنا انیسوین تعدیل ارکان یعنی رکوع مین پشت ہموار کرنا
اور رکوع سے سر اوٹہانا اور سیدہا کہڑا ہوجانا اور دونون سجدون کے درمیان
بیٹہنا کہ بدن کو قرار ہوجائے ان باتونکو تعدیل ارکان کہتے ہین امام یوسف اور امام
شافعی کے نزدیک ارکان فرض ہین اگر ادن مین سے رہجایگا تو نماز درست نہوگی
اور امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک تعدیل ارکان واجب ہے اور صحیح یہی قول
ہے اگر کوئی ان انیسوین چیزون مین سے کسی کو ترک کردیگا تو گنہگار ہوگا اور نماز اوسکی
ناقص ہوجایگی اگر بہولے سے کوئی بات ترک ہوگئی ہے تو سجدہ سہو بجالاوے سورۃ
سجدہ سہو کی یہہ ہے کہ اخیر قاعدہ مین بیٹہے اور التحیات کو عبدہ و رسولہ تک
پڑہکے سلام پہیرے بعضونکے نزدیک ایک جانب اور بعضونکے نزدیک دونون طرف
بعد اوسکے سجدہ مین جاوے اور سبحان ربی الاعلی تین بار یا پانچ بار یا سات
بار پڑہے اور سجدہ سے سر اوٹہاوے اور دوسرا سجدہ کرے پہر بیٹہکے پوری التحیات
معہ درود اور دعاء ماثورہ کے پڑہے اور سلام پہیرے تاکہ جو کچھ نقصان یا سہو بہولے

سے نماز مین ہوگیا ہے وہ پورا ہوجائے شیخ اسلام برہان الدین نے کہا ہے کہ جو کوئی
نماز مین تعدیل ارکان بجا نہین لاتا اوسے چاہیئے کہ نماز دوبارہ پڑہے کیونکہ آنحضرت
ایک اعرابی کو نماز مین تعدیل ارکان بجا نہ لاتے ہوئی دیکہا اوسکو حکم دیا کہ نماز کو پہر پڑہ
آنحضرت سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا کہ چور ونمین سب سے برا وہ چور ہے جو
نماز مین چوری کرے اصحاب نے پوچہا یا رسول الله نماز مین کیا چیز چراے گا آپنے جواب
دیا کہ پورے رکوع اور سجود بجا نہ لاوے۔

## آٹھوین فصل سنت ہاے نماز

اگر پوچہین کہ نماز مین کتنی چیزین سنت ہین تو کہو کہ اٹھائیس سات قیام مین سات
رکوع مین سات سجدہ مین سات قعدہ مین سات سنتین قیام کی یہہ ہین اول ہاتہ
اوٹھانا تکبیر مین مردونکو کانکی لوتک اور عورتونکو کندہے تک دوسرے سیدہے
ہاتہ کو الٹے پر رکہنا مردونکو زیر ناف اور عورتونکو سینہ پر تیسرے سبحانک
اللهم آخر تک پڑہنا چوتہے اعوذ بالله من الشیطان الرجیم کہنا پانچوین
بسم الله الرحمٰن الرحیم پڑہنا چہٹے آمین کہنا ساتوین سجدہ کی جگہہ پر
نظر رکہنا۔

پہر رکوع کی سات سنتین یہ ہین اول تکبیر کہتے ہوئے رکوع مین جانا دوسرے
حالت رکوع مین پشت پا پر نظر رکہنا تیسرے ہتیلیونکو دونون زانوؤن پر رکہنا
چوتہے سبحان ربی العظیم تین بار کہنا پانچوین سمع الله لمن حمده کہنا چہٹے
ربنا لك الحمد کہنا ساتوین تکبیر کہتے ہوئے سجدہ مین جانا۔

سجدہ کی سات سنتین یہہ ہین اول دونون سجدونکی تکبیرین دوسرے سجدہ ہفت
اندام تیسرے سجدہ مین دونون ہاتہونکو اسطرحسے کان کے لوکے برابر رکہنا کہ اگر
کوئی درم کان مین رکہا ہو تو پشت دست پر ہی گرے چوتہے ہاتہ اور پیر کی انگلیان

سجدہ مین قبلہ کی طرف رہین پانچوین تین بار سبحان ربی الاعلی کہنا چہٹے نظر ناک پر رہے ساتوین دونون سجدونکے درمیان آنکھین کہولکر اسطرحسے بٹہنا کہ ہر عضو بدنکو قرار ہوجائے۔

قعدہ کی سات سنتین ہیہ ہین اول مردونکو اپنا سیدہا پیر کہڑا رکہنا چاہیئے دوسرے اولٹے پیر کو لٹاکے اوسپر بیٹہنا چاہیئے لیکن عورتونکو دونون پیر سیدہے کرکے چوتڑونکے بل بیٹہنا چاہیئے تیسرے دونون ہاتہہ ران پر رکہے جاوین چوتہے اونگلیونکے سرے قبلہ کی طرف رہین پانچوین نظر اپنی بغل پر رکہی جائے چہٹے اخیر قعدہ مین التحیات عبدہ ورسولہ تک اور درود اور دعاء ماثورہ پڑہنا ساتوین پہلے سیدہی طرف پہر اولٹی جانب سلام اسطرحسے کہا جائے کہ اور نمازیونکی نظر اوسکے رخسارہ پر پڑے۔

## نوین فصل مستحبات نماز

اگر پوچہا جاے کہ نماز مین کتنی چیزین مستحب ہین توکہو دس اول تکبیر سے پہلے آیتہ انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین پڑہنا دوسرے رکوع اور سجدہ کی تسبیحین تین بار سے زیادہ کہنا تیسرے نماز مین تین آیتون سے زیادہ پڑہنا چوتہے رکوع مین سر کو پیٹہہ کی برابر رکہنا اسطرحسے کہ اگر پانی کا بہرا ہوا پیالہ مرد کے پیٹ پر رکہدیا جاے تو وہ نہ گرے مگر عورتونکے لئے یہ حکم نہین ہے پانچوین پیٹ کو ران سے جدا رکہے چہٹے اگر جماعت کی صف مین ہو تو دونون بازو کشادہ رکہے مگر ایسا نہ کرنا چاہیئے کہ پاس والیکو تکلیف پونہچے مگر یہہ دونون باتین مردونکے واسطے مستحب ہین اور عورتونکو پیٹ ران پر اور بازو بغل کے متصل رکہنا مستحب ہے ساتوین اخیر قعدہ مین تشہد کے بعد درود اور دعاء ماثورہ یعنی اللھم اغفرلی ولوالدی اخیر تک پڑہنا آٹہوین فرض نماز کے اخیر دو رکعتون مین فاتحہ

پڑہنا مستحب ہے نوین ہر فرض رکعت مین اور نفل مین فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا دسوین راست اور چپ سلام کرتے ہوئے مومنون اور فرشتون کے لئے نیت کرنا یہہ بات مقتدی اور امام دونون کو چاہیئے۔

## دسوین فصل آداب نماز

اگر پوچھین کہ آداب نماز کتنے ہین تو کہو کہ نو اول جب موذن قد قامت الصلوٰۃ کہے تو امام اور سب لوگ کھڑے ہوجائین دوسری تکبیر اول مین دونون انگوٹھون کے سرے کان کی لوتک لیجانا مردونکے لئے اور کندہے تک عورتون کے لئے تیسرے پہلی تکبیر بہت صاف کھلی ہوئی اور تعظیم کے ساتھہ پڑہی جائے چوتھے دونون پاؤن کے درمیان ایک بالشت اور بموجب ایک روایت کی چار انگل کا فرق رکھنا پانچوین اگر جمائی آوے تو ہونٹہ سے منہ کو چھپا رکھے چھٹے پہلی تکبیر مین مردونکو ہاتھہ آستین سے باہر نکال لینا چاہیئے اور عورتونکو آستین مین ہاتھہ ڈالکر تکبیر کہنا چاہیئے اونکو کھلے ہوئے ہاتھہ سے تکبیر کہنا بے ادبی ہے ساتوین اگر ممکن ہو تو کھانسے کو بھی رکار کھے آٹھوین سجدہ مین جانیکے وقت پہلی دونون زانو پہ ہاتھہ اور بعد اوس کے منہ زمین پر رکھنا چاہیئے نوین سجدہ سے اوٹھنے کے وقت پہلے منہ پھر ہاتھہ پھر زانو اوٹھانا چاہیئے فقیہ ابو اللیث نے بستان مین لکھا ہے کہ آداب تتمہ ہے سنت کا اور سنت واجب کا اور واجب فرض کا اور فرض قلعہ ہے معرفت کا اور معرفت ایمان کا۔

## گیارہوین فصل مباحات نماز کا بیان

اگر پوچھین کہ نماز مین کتنی چیزین مباح ہین تو کہو کہ آٹھہ اول مارنا سانپ اور بچھو اور مضرت پہونچانیوالے جانورونکا مگر یہہ شرط ہے کہ ہر رکعت مین ایک زخم لگاوے زیادہ عمل مین نماز کا نقصان ہے دوسرے منہ مین درم اور دینار کا رکھنا اسطرحسے

کہ قرآت مین خلل نہ پڑے تیسرے ہر سجدہ کی جگہ کنکر آجائے تو ایک دفعہ مین اوسے دور کردے
چوتھے ہاتھہ مین رکہنا کسی چیز کا اسطرح سے کہ ہاتھہ باندہنے مین خلل نہ پڑے پانچوین نفل مین
ایک ہی سورۃ کو کئی دفعہ پڑہنا چھٹے ۔ بغیر کسی عذر کے نفل مین دیوار یا ستون پر تکیہ لگانا
مگر فرض مین یہہ بات مکروہ ہے ساتوین کنکہیونسے کسی کیطرف دیکہنا مگر اسکا خیال رہے
کہ قبلہ کیطرف سے منہ نہ پہرے آٹھوین ہر رکعت مین ایک پوری سورت پڑہنا مباح ہے

## بارہوین فصل مکروہات نماز

ہدایہ مین آیا ہے کہ جو نماز کراہیت سے پڑہی جائے وہ درست ہے اگر اوسمین سب
شرطین نماز کی جمع ہون گی بہتر یہہ ہے کہ وہ نماز دوبارہ پڑہ لیجاے تاکہ غیر
مکروہ ہوجائے ۔

اگر پوچہین کہ نماز مین کتنی باتین مکروہ ہین تو کہو کہ ستاون اول یہ کہ تکبیر تحریمہ
مین کانونسے اوپر ہاتھہ لیجانا یا رکعت مین قرت نہ پڑہنا دوسرے ایک سورۃ سے
اول رکعت مین اگر زیادہ پڑہ لیا ہے تو فرض مین مکروہ ہے مگر نفل مین مکروہ نہین
تیسرے ۔ دوسری رکعت مین تین آیتونسے زیادہ پڑہنا چوتھے ایک آیتہ سے دوسری
آیتہ پر یا ایک سورۃ سے دوسری سورۃ پر پہونچ جانا نفل اور فرض دونون مین مکروہ
ہے پانچوین ۔ ایک ہی سورۃ کا متعین کرلینا کہ مین سوائے اسکے اور نہ پڑہونگا چھٹے
امام کا نماز مین آیتہ سجدہ پڑہ لینا اور سجدہ نہ کرنا ساتوین ۔ امام کا محراب مین کہڑا ہونا
تاکہ اختلاف مکانی ہوجائے آٹھوین امام کو مستحب سے زیادہ قرآت پڑہنا کہ لوگ گہبرا
جائین ۔ نوین ۔ امام کو اوسے جگہ سنت پڑہنا جہانکہ فرض پڑہے ہے اور مقتدی کے
لئے بہی بہتر ہے کہ اوسجگہ سے علحدہ ہوجا ۓ دسوین امام کو تنہا اوپر کہڑا ہونا اور
مقتدیونکا نیچے رہنا جسمین ایک گز کی بلندی ہوجائے گیارہوین ۔ امام کا پہلے سی
رکوع مین کہڑا ہوجانا ۔ بارہوین ۔ مقتدی کا تنہا کہڑا ہوجانا ۔ تیرہوین ۔ فرض مین

آیتہ اور تسبیحونکو انگلیونکی اوپر گنتے جانا۔ چودھوین بغیر کسی عذر کے کھانسنا کھنکارنا۔
پندرھوین۔ اگرچہ حضوری دل حاصل ہو اوسپر بھی آنکھین بند کرلینا کیونکہ یہ رسم یہودیونکی
ہے۔ سولھوین۔ پگڑے اسطرح سے باندھنا کہ جسمین چندیا کھلی رہے۔ سترھوین۔ پگڑی
کو نیچے گلے کے لٹکائے رہنا یا سر پر ڈال لینا جسطرح سے کہ عورتین دامن ڈالتی ہین
اٹھارھوین۔ اگر کسی کے پاس جامہ پاکیزہ ہو اوسکو پرانے کپڑے پہنکر نماز پڑھنا
انیسوین۔ معقول کپڑے موجود ہون انہین اتار کر صرف پائجامہ سے نماز پڑھنا بیسوین
آستینون کو چڑھا کے نماز پڑھنا۔ اکیسوین۔ حاجت بول و براز مین نماز پڑھنا تاکہ کھڑا نہ ہوا
جائے یا قرآن پڑھنے مین تشویش ہو بائیسوین۔ جانورونکے بندھنے یا کھڑے ہونیکی
جگہ نماز پڑھنا تیسوین اوسجگہ نماز پڑھنا جہان قصاب جانور ذبح کرتے ہون۔ چوبیسوین
باورچی خانہ یا ایسی جگہ نماز پڑھنا جہان بدبو آتی ہو۔ پچیسوین۔ حمام مین نماز پڑھنا
کیونکہ وہ خانہ شیطان ہے چھبیسوین۔ یہودیونکی طرح گورستان مین نماز پڑھنا ستائیسوین
رہگذر مین نماز پڑھنا جس سے کہ راستہ رکے اٹھائیسوین۔ کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنا
ترک تعظیم ہے انتیسوین۔ نماز پڑھنے والے کے آگے ننگی تلوار کھڑی کردینا اور دیوار
سے تکیہ لگانا مکروہ ہے کیونکہ یہ پوجا سے مشابہت ہوجاتی ہے۔ تیسوین جمائی آنے
مین منہ کو نہ ڈھانکنا اکتیسوین۔ دہکتی ہوئی اگ کے سامنے نماز پڑھنا کیونکہ اس مین
آتش پرستونکی مشابہت ہے مگر چراغ یا شمع کا آگے رکھہ لینا مکروہ نہین بتیسوین۔ نماز
مین تھوکنا۔ تینتیسوین۔ کسی چیز سے کھیلنا اگر تین بار ایسا ہوگا تو نماز ناقص ہوجائیگی۔
چھالیا یا اور کوئی چیز منہ مین رکھہ کے نماز پڑھنا اگر چابیگا یا نگلیگا تو نماز تباہ ہوگی۔
پینتیسوین۔ ہر نماز مین جلدی اُٹھہ کھڑا ہونا سنت ہے اور نماز کے بعد بیٹھا رہنا مکروہ
ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضؓ نے روایت کی ہے آنحضرت صرف اتنی دیر لگاتے تھے کہ

اللھم انت السلام ومنک السلام والیک یعود السلام تبارکت

ربنا و تعالیت یا ذو الجلال والاکرام پڑہ لیتے تھے اور بعضے لوگ
میہ کہتے ہین کہ اگر الحمد للہ علی التوفیق پڑہیگا تو کم ہے عبد اللہ بن عباس
نے روایت کی ہے کہ جو اس سے زیادہ دیر لگاتا ہے وہ بدعتی ہے۔
چھتیسوین۔ نماز مین پیشانی کو صاف کرنا سینتیسوین۔ عمامے کے سرے پر
سجدہ کرنا اڑتیسوین پیٹ کو ران سے ملا لینا سجدہ مین مردون کے
لئے مکروہ ہے۔ انتالیسوین۔ نماز مین کسی کار دنیا کی فکر کرنا۔ چالیسوین۔
سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنا اکتالیسوین سجدہ مین دونون پنجون پر بیٹھنا
بیالیسوین۔ تصویر دار کپڑے سے نماز پڑہنا۔ تیتالیسوین مردون کو ریشمین کپڑے
پہنکر نماز پڑہنا۔ چوالیسوین۔ نماز مین آگے یا داہنے بائین یا سر کے اوپر کوئی
مورت نہو کیونکہ ایک دن حضرت جبرئیل آن حضرت کے دروازے پر آکھڑے
ہوئے اور آواز دی یا رسول اللہ آن حضرت نے کہا کہ اندر آجاؤ تمہین اجازت
ہے آپ اندر داخل نہ ہوئے اور پہر آواز دی آنحضرت نے فرمایا کہ تم اندر کیون
نہین آتے حضرت جبرئیل نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ آپکے حجرہ مین ایک
مورت ہے مین کسطرح سے اندر آؤن ہم فرشتے اوس گہر مین نہین جاتے
جس مین کوئی مورت یا کتا ہوتا ہے کہتے ہین کہ نجاشی بادشاہ حبش نے
آن حضرت کو ایک سپر بہیجی تہی اوس سپر شیر اور آدمی کی تصویر تہی اور وہ سپر
حجرہ رسول اللہ مین رکہی ہوئی تہی پس جو لوگ لڑکون کے لئے کوئی مورت یا
اسطور کا کپڑا گہر مین رکہتے ہین اوسکا عذاب مان باپ پر ہوتا ہے قیامت
کے دن ایسے لوگون پر اور مورت بنانے والون پر فرشتے گرز آتشین
مارینگے اور کہینگے کہ تمنے خدا کی نقل کرکے تصویر بنائی تہی اب اسمین جان ڈالو
جب وہ نہ ڈال سکینگے تو حکم ہوگا کہ ان کو دوزخ مین ڈالدو اکثر مسلمانون کے

کپڑے ایسے ہی ہوتے ہین اور بعضے لوگ سونا چاندی لگے ہوئے کپڑے
عورتون کی طرح پہنتے ہین یہہ سب منع ہین بزرگان دین نے کہا ہے کہ جس گھر
مین شراب یا سامان قمار بازی وشطرنج یا چنگ ورباب اور دف ہوتا ہے
اوسمین فرشتے نہین آتے ایسے گھر مین نماز پڑہنا مکروہ ہے پینتالیسوین صبح کی نماز
کے بعد آفتاب کے نکلنے سے پہلے کوئی اور نماز پڑہنا۔ چھیالیسوین۔ زوال سے
پہلے نماز پڑہنا سینتالیسوین۔ کسی اور نماز کے بعد غروب سے پہلے نماز پڑہنا اڑتالیسوین
عید کے دن نماز عید کے وقت سے پہلے نماز پڑہ لینا انچاسوین۔ خطبہ پڑہا
جاتا ہو اوس وقت نفل پڑہنا پچاسوین شہر مین مسافر اور قیدیون کو جمعہ کے دن
نماز ظہر جماعت سے پڑہنا۔ اکیاون۔ جسوقت کہ آفتاب متغیر ہوتا ہو اوسوقت
کوئی نماز پڑہنا اور آفتاب کے متغیر ہونیکا وقت یہہ ہے کہ آفتاب پر نظر جما کر
دیکھا جاسکے خواجہ امام حسن بصری فرماتے ہین کہ اگر ایسی نماز کا ثواب میرے
ہاتھہ بیچا جائے تو ایک کوڑی مین بھی نہ خریدونگا کیونکہ آن حضرت نے تین بار
فرمایا ہے کہ یہہ منافقین کی نماز ہے۔ باون۔ مغرب کی نماز مین دیر لگانا مکروہ
ہے تاکہ ستارے جمع نہ ہوجایئن امام کرخی نے ایک حدیث لکھی ہے کہ آنحضرت
نے فرمایا کہ نماز مغرب مین تاخیر نہ کرو یہانتک کہ ستارہ جمع ہوجاوین اسوقت
یہودی نماز پڑہا کرتے ہین حضرت امیر المومنین عمر رض کے صاحبزادہ فرماتے ہین
کہ ایک دفعہ نماز مغرب مین مجھکو اتنی دیر ہوگئی تھی کہ دو ستارے نکل آئے مین
نے اوسکے کفارے مین دو بردے آزاد کئے۔ ترپن۔ عشا کی نماز آدہی رات
سے پہلے پڑہ لیجائے۔ چوون۔ عورتون کو باہم امامت کرلینا مکروہ ہے مگر معلمہ کو
تعلیم کے لئے اور عورتون کو رغبت دلانیکے لئے امامت کرنا روا ہے اگر عورت
امامت کرے تو اوسکو صف مین کھڑا ہونا چاہیئے آگے نہ کھڑی ہو۔ پچپن۔ چوٹی

رکہنے والے آدمیونکو امام نہ بنانا چاہیئے اگر اوسکے بال بند ہے ہونگے تو نماز مکروہ ہوجائیگی چہین ۔کسی غصب کی ہوئی زمین پر یا ظلم سے لئے ہوئے گہرمین نماز پڑہنا مکروہ ہے دستاون ۔ دس آدمیونکے پیچہے نماز پڑہنا مکروہ ہے ۔ اول غلام دوسرے گنوار جسمین جہل غالب ہو تیسرے فاسق امام مالک کے نزدیک فاسق کی اقتدا کرنا ہرگز جایز نہین چوتہے بدعتی کیونکہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے جس نے بدعتی کی اقتدا کی اوسنے اپنے دین کو خراب کیا پانچوین لنجے کے چہٹے اندہے کے ساتوین بہت کہانسنے والے کے آٹہوین اوسکے جو بے جگہ ٹہرجاتا ہو نوین ولدالزنا کے دسوین خوش آوازکے لوگ جس کی آواز سننے مین مشغول ہوجائین کیونکہ نماز خوف اور بندگی اور عاجزی کی جگہ ہے قاضی امام شرف الدین نے ایک حدیث لکہی ہے کہ آن حضرت نے قیامت کی علامتین یہہ بتلائین ہین کہ حاکم رشوتین لینے لگین اور اپنے حکمون کو بار بار بدلین اور لوگ اپنے رشتہ دارون کا حق نہ دین اور خون ناحق ہونے لگین اور لوگ ایسے خون سے نہ ڈرین اور اوسکو ہلکا سمجہین اور قرآن کو سرود کی آواز مین پڑہین جو کوئی اسطرح سے پڑہتا ہو اوسے امام نہ بنانا چاہیئے جو سب مین افضل اور اعلیٰ ہو اوسکی امامت زیبا ہے ذخیرہ فقہ مین لکہا ہی کہ جو کوئی قرآن کو گویئے کی آواز سے پڑہیگا کافر ہوجائیگا۔

## تیرہوین فصل منہیات نماز

اگر پوچہین کہ نماز مین کتنی چیزین منع ہین تو کہو کہ اکیس اول امام کے پیچہے مقتدی کو قرآن پڑہنا دوسرے امام سے پہلے رکوع اور سجود مین سر اوٹہا لینا تیسرے امام سے پہلے رکوع اور سجود مین جانا حضرت امام مالک فرماتے ہین کہ امام سے پہلے رکوع اور سجود روا نہین اور مقتدی کو امام کی مطابعت ضرور ہے چوتہے جلدی جلدی سجدہ کرنا جیسے کہ مرغ دانا کہاتا ہے پانچوین کسی کو آگے ڈہکیلکے

نماز پڑہنا چھٹے جلدی جلدی قرآت پڑہنا ساتوین رکوع مین بہت سر جہکا لینا آٹھوین قاعدہ مین بلا عذر مربع بیٹھنا نوین کوئی چیز سجدہ کی جگہ رکہنا دسوین قاعدہ مین کتے کی طرح بیٹھنا جسمین دونون چوتڑ زمین پر لگجائین اور زانون سینہ کی برابر آجائین گیارہوین دائین بائین دیکہنا اگر قبلہ سے منہ پہر جائیگا تو نماز جاتی رہیگی بارہوین کہیلنا اگر تین بار ایسا ہوگا تو نماز ٹوٹ جایگی تیرہوین سجدہ کی جگہ سے بلا کسی عذر کے کنکر اٹھانا اگر سجدہ کرنا ممکن نہو تو ایک بار ہٹادینا مباح ہے اور دوسری بار منع اور تیسری بار تباہ کردینا نماز کا ہے چودہوین انگلیان چٹخانا پندرہوین سجدہ کرنیکے وقت آگے یا پیچھے سے کپڑے کو ہٹانا سولوین شرمگاہ پر ہاتہہ رکہنا سترہوین نماز مین جماہی لینا اٹھارہوین انگڑائی لینا یا بدن کو توڑنا انیسوین کوئی کپڑا کندہے پر ڈالنا یا دونون بغل مین لینا یا ہاتونکو آستین مین ڈالنا منع ہے بیسوین سلام یا جواب سلام کا دینا ہاتہہ وغیرہ کے اشارہ سے اکیسوین بالونکو چندیا یا گدی کے پیچھے باندہ کے نماز پڑہنا ممنوع ہے کیونکہ ایک دن حضرت امیر المومنین حسن رض بالون کو پیچھے باندہے ہوئے نماز پڑہ رہے تھے حضرت ابوہریرہ نے آپکے بال کہولدئے امام حسن نے غصہ کی آنکہ سے دیکہا جب آپ نماز سے فارغ ہوگئے ابوہریرہ نے کہا کہ حضور میری طرف نظر غضب سے نہ دیکہین مین نے آپکے نانا سے سنا ہے کہ جو کوئی چوٹی باندہتا ہے وہ دیو کی مشابہت کرتا ہے پس مین نے یہ بات آپکے حق مین روا نہ دیکہی اس لئے بال کہولدئے۔

## چودہوین فصل جن باتون سے نماز ٹوٹتی ہے

واضح ہو کہ نماز بہت سی باتون سے جاتی رہتی ہے مگر اختصار کے طور پر سترہ باتین لکہی جاتی ہین اول نماز مین عمداً یا سہواً باتین کرنا دوسرے

نمازمین رونایا ہاے واے کرنا تیسرے بغیر خدا کے خوف کے نماز مین رونا چوتھے
کوئی کام بہت سا نماز کو تباہ کر دیتا ہے پانچوین بچے والی عورت کو نماز پڑہتے
مین بچہ کو دودہ پلانا چھٹے قہقہا مار کر ہنسنا ساتوین عمداً ریح کو خارج کرنا اگر بغیر
مقصد کے خارج ہوجائے تو وضو کر کے وہین سے نماز پڑہنا شروع کر دی جہانسے
کہ چھوڑی تہی - آٹھوین - ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑہجانا جسمین قرآن
کے معنی بدل جایئن ایسا پڑہنے سے نماز تباہ ہوجاتی ہے نوین ایک بار اللہ
اکبر کہنے سے نماز جاتی رہتی ہے دسوین نماز مین عورت کو حیض شروع ہوجانا
گیارہوین بلا عذر کہانسنا بارہوین چھینک کے جواب مین یرحمک اللہ کہنا
تیرہوین اگر چھکے سے سلام کرلیا اور دعاء ماثورہ پڑہ کے ہاتہہ سر اور منہ
پر پہیر لے تو بالاتفاق نماز جاتی رہی چودہوین نماز مین برہنہ ہوجانا پندرہوین
عورت کا چوتہائی پاؤن یا بازو یا سینہ و شکم اور ران یا پنڈلی برہنہ ہوجائیگی
نماز اوسکی جاتی رہتی ہے صلواۃ مسعودی مین لکھا ہے کہ اگر عورت باریک کپڑے
پہنکر نماز پڑہے جسمین بدن اوسکا دکھلائی دے یا دامن باریک اور تنگ
سر پر ڈالے جسمین بال دکھائی دین تو نماز اوسکی درست نہین ہوتی چاہیے
اکیلی حجرہ تاریک ہی کیون نہ پڑہتی ہو کیونکہ عورت کو ستر پوشی کرنا فرض ہے
عورتونکے لئے بہتر یہ ہے کہ دامن کو گلے سے نیچے لاکر سر پر ڈالین تاکہ دوتہ
ہوجایئن اور سر کے بال نہ دکھائی دین اور پیراہن کے اوپر بارانی وغیرہ
ڈال کے نماز پڑہا کرین دونون ہاتہہ آستین مین اور دونون پیر پاچے مین ڈال
کے گہر کے اندر خلوت مین نماز پڑہا کرین -

## پندرہوین فصل قضاے نماز

اگر پوچھین کہ قضا نماز کسطرح سے پڑہی جائے تو جواب دو کہ ہدایہ فقہ مین آیا ہے

کہ قضا نماز کو اوسے ترتیب سے پڑہنا چاہئے جیساکہ واجب ہے مثلاً فجر ظہر اور عصر
کی نماز قضا ہوگئی ہے تو کسی نماز سے پہلے فجر کی نماز پڑہ لو بعد اوس کے
ظہر کی اور اوسکے بعد عصر کی اور بعد اوس کے جو وقت ہو اوس وقت کی
نماز پڑہ لو۔

اگر پوچہین کہ ایک مسلمان کی نماز قضا ہوگئی ہے وہ اوسے کسطرحسے پڑہے
تو جواب دو کہ ہدایہ اور کنز مین لکہا ہے کہ اول وہ نماز پڑہی جائے کہ جو قضا
ہوگئی ہے بعد اوس کے وقت کی نماز ادا کرو علمار اور امام شافعی کے
نزدیک ترتیب واجب ہے۔

اگر تمسے پوچہین کہ ایک شخص کی بہت سی نمازین فوت ہوئی ہین وہ کس
ترتیب سے پڑہے تو جواب دو کہ عالمون کے نزدیک ترتیب کی ساقط کرنے
والی تین چیزین ہین ایک تنگی وقت دوسرے بہت سی نمازون کا فوت
ہوجانا تیسرے نسیان ان تین وجوہات سے اگر وقت کی نماز پہلے پڑہ کے قضا
نماز پڑہی جائے تو روا ہے۔

اگر پوچہین کہ تنگی وقت کسے کہتے ہین تو جواب دو کہ ایک شخص کی عشا کی نماز فوت
ہوگئی ہے اوسے صبح کی نماز کے وقت یاد آئے اگر وقت بہت ہے تو پہلے
عشا کی نماز پڑہ لے اور بعد اوسکے صبح کی نماز پڑہے اگر خوف ہو کہ وقت
تنگ ہے اور صبح کی نماز بھی جاتی رہیگی تو اسی کو وقت کی تنگی کہتے ہین
اس صورت مین ترتیب ساقط کی ہوتی جاتی ہے کہ پہلے نماز صبح پڑہ کے
عشا کی نماز پڑہی جائے۔

اگر پوچہین کہ ترتیب ساقط کتنی نمازون مین ہوتی جاتی ہے تو جواب دو کہ
جامع صغیر اور حسامی مین لکہا ہے کہ علمار کے نزدیک تین نمازین ہین اور ایک

روایت مین پانچ آئی ہین پس جب چہٹا وقت آوے اور ایک روایت مین جب ساتوان وقت آوے تو ترتیب ساقط ہو جاتی ہے اوسکے بعد بعض نمازونکی قضا پڑہی جاے جب تہوڑی سی رہجاوین تو ترتیب کا لحاظ رکہے یا نہ رکہے کافی مین لکہا ہے کہ اس مین اختلاف ہے مگر فتوی اسیپر ہے کہ پہر ترتیب سے پڑہے۔

اگر پوچہا جائے کہ ایک مہینہ کی نمازین قضا ہو گئی ہین تو تین نمازین فجر کی اور تین عصر کی اور ظہر کی پڑہ لینا درست ہے یا نہین جواب دو کہ محیط مین اسے درست بتایا ہے۔

اگر پوچہین کہ جب نماز سنت فوت ہو جاوین تو اون کی قضا پڑہنی چاہیئے یا نہین جواب دو کہ ہدایہ مین لکہا ہے کہ سوائے صبح کی نماز کی سنت کے اور کسی سنت کی بہی قضا پڑہنا نہ چاہیئے وقت گذر جانے کے بعد اگر صبح کی نماز کی سنت فوت ہو گئی ہے تو مشایخ کو اسمین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ دونون کی قضا پڑہے اور بعض کہتے ہین کہ فرض کی بہی قضا پڑہنی چاہیئے مگر محیط مین لکہا ہے کہ اگر سب سنتین فوت ہو جاوین تو فرض کے ساتہہ اونکی قضا لازم نہین۔

اگر تمسے پوچہین کہ جب صبح کی نماز کی سنت فوت ہو جائے تو اوسکی قضا پڑہے یا نہ پڑہے جواب دو کہ کنز الدقایق مین آیا ہے کہ قضا پڑہنی چاہیئے مگر آفتاب نکلنے کے بعد یا نکلنے سے پہلے پڑہین اسمین اختلاف ہے مگر اور وقتونکی سنتین فوت ہون تو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اونکی قضا ہرگز واجب نہین مگر امام محمد کہتے ہین کہ صبح کی نماز کی سنت کی قضا بعد طلوع آفتاب کے پڑہی جائے اور یہہ روایت منظومہ مین بہی آئی ہے۔

اگر تمسے پوچہین کہ فرض سے پہلے جو چار رکعتین پڑہی جاتی ہین صرف وہ ہی فوت ہو گئی ہین اونکی قضا پڑہی جائے یا نہین جواب دو کہ اتفاق اسپر ہے کہ

بعد فرض کے اونکی قضا پڑہ لیجائے مگر اختلاف اسمین ہے کہ ظہر کی سنتونکی قضا پڑہی جائے
امام ابو یوسف کہتے ہین کہ اونکی بہی قضا پڑہو اور یہی ہی قول صحیح ہے اور یہہ ہی
روایت منظومہ مین آئی ہے ۔

# آٹھوان باب زوجہ کے حق شوہر پر اور شوہر کے حق زوجہ پر

## پہلی فصل زوجہ کے حق شوہر پر

حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اپنی زوجہ کی بدخوی پر صبر
کریگا اور خدائے تعالےٰ سے ثواب کی امید رکہیگا تو حق سبحانہ تعالےٰ اوسے ہر روز
اور ہر شب اوتنا ثواب دیگا جتنا حضرت ایوب علیہ السلام کو دیا تہا اونپر جو بلا آئی
تہی اوسپر شاکر رہے تہے دوسری حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اپنی عورتونکو اچہی طرح سے رکہو وہ خدا کی امانت ہین تمہارے ہاتہہ
مین وہ خدا کی بندہ ہین اور اونکا نکاح تمہارے ساتہہ حلال کر دیا گیا ہے
اونہین خاطرداری سے رکہو آنحضرت فرماتے ہین کہ جو کوئی اپنی زوجہ کو بےجرم
اور بےگناہ مارتا ہے اور اوسپر ظلم کرتا ہے اور ہر وقت اوسپر غصہ کرتا ہے وہ
ظالم ہے قیامت کے دن مین اوسکا دشمن ہونگا حضرت امیر المومنین عمر رض فرماتے
ہین کہ جو شخص اپنی زوجہ کو گالی دیتا ہے قیامت کے دن اوسکو سو تازیانہ آتشین
مارے جائینگے جو مرد اپنی خوشخو زوجہ کو گالی دیگا گویا اوسنے موسیٰ علیہ السلام
کے مقابلہ مین فرعون لعین کو مدد دی حق سبحانہ تعالےٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے
واللاتی تخافون نشوزھن الایۃ یعنے اگر تیری زوجہ تیری نافرمانی کرے

تو پہلے اوسے نرمی اور آہستگی سے نصیحت دے اور جو وہ تیری نصیحت نہ سنے تو اوسکا بستر جدا کردے اور اوس سے دور رہ اگر اپر بہی نہ مانے تو اوسکو اسطرح پر مارکہ بدن اوسکا زخمی نہ ہو اور کوئی عضو ٹوٹ نہ جائے اور اگر اپر بہی درست نہو تو اچہی طرح سے جان لے کہ تو خدا کی فرمان برداری نہین کرتا ہے اسلئے اوسنے تجکو اس عورت کے ہاتہہ مین گرفتار کردیا ہے۔

اگر پوچہین کہ شوہر کے کتنے حق زوجہ پر ہین تو کہو کہ دس جس عورت مین یہ دس خصلتین پسندیدہ ہون اوس نے اپنا حق ادا کردیا اول اسلام پر ایمان رکہتی ہو اور بت پرستون اور بتون سے اعتقاد نہ رکہتی ہو دوسرے نماز پڑہتی ہو تیسرے ماہ رمضان کے روزے رکہتی ہو چوتہے مال کی زکوۃ دیتی ہو پانچوین غسل جنابت وحیض بجالاتی ہو چہٹے کسی بُری جگہ نہ جاتی ہو اور شوہر کو خوش رکہتی ہو ساتوین اپنے بچونکے علیحدہ کرنے کی تدبیر نہ کرتی ہو آٹہوین بچونکی تعلیم اچہی طرح سے کرے نوین تیری مال کی حفاظت کرے اور خیانت نہ کرتی ہو دسوین شوہر کی فرمانبرداری مین مشغول رہے جہانتک کہ شریعت نے اجازت دی ہو۔

• جس عورت مین یہہ دسون باتین ہون جان لو کہ اوسنے تمہارا حق ادا کردیا اور فرمان خدائے تعالے کا بجالائے شکر خدائے تعالے کا کرنا چاہے اوپر زبان درازی اچہی نہین۔

## دوسری فصل زوجہ کے حق شوہر پر

اگر تمنے پوچہین کہ ایک عورت ہمیشہ اپنے شوہر کو گالی دیتی ہے تو کہو کہ خدائے تعالے ہمیشہ اوسپر لعنت کرتا ہے اوسکے نماز روزہ صدقہ اور حج کوئی قبول نہوگا جو عورت بغیر اجازت شوہر کے گہر سے باہر نکلے جس چیز پر اوس عورت کا پاؤن پڑیگا وہ اوسپر لعنت کرے گی اور رحمت کے فرشتے اوس سے دور ہو جاینگے اور عذاب کے

فرشتے نزدیک چلے آئینگے۔

اگر پوچھین کہ عورتونکو گورستان کی زیارت کو جانا چاہیئے یا نہین تو جواب دو کہ قاضی امام شعبی نے فرمایا ہے کہ اس باب مین مجسے کچھ نہ پوچھو بے حد لعنت اوسپر اُترتی ہے جو عورت گورستان کے جانے کی نیت سے گھر سے نکلے گی ہر بات پر ہزار لعنتین اوس کے نامہ اعمال مین لکھی جائینگی اور اہل قبور اور وہانکا ہر پتہر اور ڈھیلا اور درخت اور گھانس سب اوسپر لعنت کرینگے جسوقت تک کہ وہ پہر گہر مین نہ آجائے اگر شوہر نے اجازت دی ہوگی تو اوسکا بہی یہہ ہی حال ہے۔

اگر پوچھین کہ ایک عورت اپنے خاوند کی تو فرمانبرداری کرتی ہے مگر خدائے تعالےٰ کے حکم کو نہین مانتی وہ دوزخی ہوگی یا بہشتی جواب دو کہ خدا اوسکو بہشت مین بہیجیگا لیکن آنحضرت نے فرمایا ہے کہ چند لوگ بہشت مین ایسے بہی ہونگے جنسے خدا خوش نہوگا اول وہ فرزند جس نے مان باپ کی فرمانبرداری کی ہو اور خدائے تعالےٰ کی نہ کی ہو دوسرے وہ عورت جو شوہر کی فرمانبرداری کرے اور خدا کی نافرمانبردار ہو تیسرے وہ آدمی جو اپنے چہوٹے بڑونکے ساتہہ نیک معاملہ کرے اور خدائے تعالےٰ کی نافرمانی کرے۔

اگر پوچھین کہ ایک عورت نے خدا کی راہ مین اپنا مہر اپنے شوہر کو بخشدیا ہے اوسکو ثواب ملیگا یا نہین جواب دو کہ اوسکی آمرزش کی امید ہے اور دلیل اوسکی یہہ ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ کہین تم اپنی چال چلن برے نہ کرلو اگر مجھکو یہہ ڈر نہوتا تو مین یہہ کہدیتا کہ چار آدمی بہشت مین جائینگے اول وہ عورت جو اپنے خاوند کو راضی رکہنے کے لئے مہر بخشدے اور شوہر اوس سے راضی ہو جائے دوسرے وہ مرد کہ جس کے بال بچے بہت ہون اور وہ اسباتکی

کوشش کرے کہ مین رزق حلال ہو نہین پہونچاؤن تیسرے وہ گنہگار جو
ایسی توبہ کرے کہ پہ گناہ کے پاس نہ پھٹکے چوتھے وہ شخص جو اپنے ماں باپ کو
خوش رکھے۔

# نوان باب فرزندون کے حق والدین پر

## اور والدین کے حق فرزندون پر

### پہلی فصل فرزندون کے حق والدین پر

اگر پوچھین کہ فرزندون کے حق والدین پر کیا ہین تو جواب دو کہ لڑکا پیدا ہو
تو اوسکا اچھا نام رکھا جائے جس مین کہ لفظ حمد آوے مثلاً احمد محمد محمود۔ حامد۔
حمید یا پیغمبرون کے نامون مین سے کوئی نام ہو اور عبد اللہ عبد الرحمن عبد الرحیم
وغیرہ بھی رکھنا اچھا ہے دوسرے جب فرزند عاقل ہو جائے تو اوسے علم
شریعت سکھایا جائے تیسرے ختنہ کرا دینا چوتھے جب بالغ ہو تو اوسکا نکاح
کر دینا اگر ماں باپ نے یہہ حق نگاہ رکھے ہین اور فرزند بدی کرتا ہے تو عاق
ہو جاتا ہے جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک آدمی کسی بزرگ کی
خدمت مین حاضر ہوا اور اپنی بیٹی کی شکایت کی اور کہا کہ میری بیٹی نے مجھے
مارا ہے بزرگ صاحب نے فرمایا کہ سبحان اللہ بیٹی نے باپ کو کیسے مارا اوسنے
جواب دیا کہ یا حضرت اوسنے مجھے بہت تکلیف پہونچائی ہے آپنے فرمایا کہ تونے
اپنی بیٹی کو علم شریعت سکھایا ہے اوسنے جواب دیا کہ نہین مگر دو بیل اور ایک
گدہا اور ایک کتا اوسے دیدیا ہے تاکہ چوپانی کرے اور جنگل مین رہے وہ بزرگوار
بولے کہ اے نادان جب وہ بیل اور گدہے کے ساتھہ رہیگا اور اونپر غصہ کریگا

تو تجھکو مضرت پہونچانا کتنی بڑی بات ہے جب کہ تو نے اوسکو علم شریعت نہین سکہایا تو وہ باپ کا حق کیا جانے جا اور خدا کا شکر بجا لا کہ اوس نے تیرا سر نہین توڑ ڈالا۔

## دوسری فصل والدین کے حقوق فرزندون پر

واضح ہو کہ خدائے تعالے نے قرآن مجید مین فرمایا ہے ان اشکرلی ولوالدیک والی المصیر یعنی میرا شکر بجا لا کہ مین تیرا خداوند ہون اور اپنے والدین کا شکر کر تجھے میرے پاس پہر آنا ہے اس آیۃ اور احادیث سے واجب اور ثابت ہے کہ والدین کا شکر ادا کرنا چاہیئے اونکا کفران نعمت اچھا نہین کیونکہ خدائے تعالے نے حکم کے طور پر فرمایا ہے اور حکم خدا فرض ہوجاتا ہے امام یعقوب فرماتے ہین کہ تین عبادتین دوسری تین عبادتون کے بعد قبول ہوتی ہین اگر پہلی عبادت بجا نہ لائے جائے تو دوسری قبول نہوگی مثلاً جو شخص نماز پڑہتا ہے اور زکوۃ نہین دیتا اوسکی نماز نہین قبول ہوتی دوسرے فرمانبرداری حق تعالیٰ کی اور فرمانبرداری رسول کی دونون ایک ساتھہ ہین تیسرے خدا کا شکر نعمت اور والدین کا شکر دونون ساتھہ ہین جو کوئی خدا کا شکر بجا لاتا ہے اور والدین کی خدمت نہین کرتا اوسکی دونون باتین قبول نہین ہوتین۔

اگر پوچہین کہ والدین کا شکر نعمت کیسے کیا جائے تو جواب دو کہ خدائے تعالے نے کلام مجید مین والدین کی شکر گذاری کو اپنے شکر کی برابر بیان کیا ہے اور خدا کا شکر بے اندازہ ہے جسے کوئی بجا نہین لاسکتا پس والدین کی خدمت گذاری کی بہی کوئی حد نہین مگر بعض علما یہ کہتے ہین جو کوئی ہر روز پانچ مرتبہ اپنے والدین کے حق مین دعا کرتا ہے گویا اوس نے اپنے والدین کا حق ادا کیا کیونکہ پنج وقتی نماز پڑہنے سے خدا کا شکر نعمت ادا ہوجاتا ہے اسی طرحسے

والدین کے لئے پانچون وقت دعا کرنے سے اونکا حق ادا ہوجائیگا اور بعض کی رائے یہ ہے کہ ہر روز کہانے سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑہکے اونکا ثواب والدین کو بخشنا چاہیے دلیل اونکی یہہ ہے کہ جب خدا کے تعالے کا حق اوس سے ادا ہوجاتا ہے تو والدین کا حق بہی نماز ہی سے ادا ہوگا فقیہ ابواللیث رحمتہ اللہ فرماتے ہین کہ والدین کے حق فرزند پر یہین اول اگر اونکو کہانے کپڑے کی ضرورت ہوتو اونہین کہانا کپڑا دیا جائے دوسرے جب انہین کسی خدمت یا کام کی ضرورت ہو تو وہ ہی کام اور خدمت کردی جائے تیسرے جب والدین بلاوین یا پکارین تو فوراً اونکی خدمت مین حاضر ہوجاؤ چوتہے جب وہ مشروع کام کا حکم دین تو فوراً اونکی فرمانبرداری کیجائے پانچوین اونکے ساتہہ نرمی سے باتین کرو سخت سست کہنے سے پرہیز کرنا چاہیئے چہٹے والدین کو اونکا نام لیکر نہ پکارو بلکہ ابا یا اماں کہو ساتوین اگر وہ تمہارے ساتہہ کہین جاتے ہون تو اون کے پیچہے چلو آگے ہرگز نہ جاؤ اور نہ اونکے برابر اور تیز چلو رات ہو یا کوئی خطرہ کا مقام ہو تو البتہ اونکے آگے ہوجاؤ آٹہوین جو بات اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ ہی اونکے لئے پسند کرو نوین جیسے اپنی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہو ویسے ہی اون کے لیئے کرو کیونکہ خدائے تعالے نے اون کی شکرگذاری کو اپنی شکرگذاری کے برابر بتایا ہے۔

اگر پوچہین کہ باپ کافر ہے اور بیٹا مسلمان اس صورت مین بیٹے پر حق گذاری باپ کی واجب ہے یا نہین جواب دو کہ واجب ہے جیساکہ خدا اپنے کلام مین فرماتا ہے ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا اس آیت مین خدائے تعالیٰ نے مطلق والدین کا ذکر کیا ہے یہان کوئی ایمان کی خصوصیت نہین لگائی پس یہ آیتہ اوس شخص کو لئے بہی ہے جس کو والدین کافر ہون تفسیر مین آیا کہ یہ آیت اوسکے لئے بہی ہے جسکے والدین کافر ہون

اسما بنت امیر المومنین ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ماں کافر تہین وہ مکہ سے مدینہ
مین آئین اور کچھ سوغات بہی اپنے ساتھ لائین انہون نے اسما کے دیکھنے کی اجازت
چاہی اسمانے انکار کر دیا اور کہا کہ تو کافر ہے اور مین مسلمان تیرا میرے پاس
کچھ کام نہین اسکے بعد وہ آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوئین آپنے اجازت
دیدی کہ نہین ادنسے ملاقات کرو اورا ونکی سوغات کو لیلو اور عزت وحرمت سے
پیش آؤ کفر کے باعث والدین کا حق ساقط نہین ہوتا۔
اگر پوچہین کہ ایک شخص کا باپ کافر ہے اوس نے کوئی بری بات دین اسلام
کی حق مین کہے اب بیٹے کو جواب دینا چاہیئے یا صبر کرنا چاہیے جواب دو کہ ہرگز
کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالو جو باپ کو بری معلوم ہو دل مین ادس سے
ناخوش رہنا چاہے دلیل اوسکی یہ ہے ولا تنھرھما سہیل عبد اللہ جو پیران
طریقت مین سے ہین فرماتے ہین کہ اگر کوئی پانسو رکعت نماز پڑہتا ہو اور ہر روز
ایک قرآن ختم کرے اور ہر روز روزہ رکہے اور ماں اوسکی آتش پرست یا باپ
بت پرست ہو اور کہے کہ میرے پانون دبا اور بیٹا نہ دباوے تو بیشک دوزخی
ہوتا ہے اسیطرح امام یعقوب کسائی رحمتہ اللہ نے تفسیر مین لکہا ہے کہ اپنے
والدین کے آگے ہمیشہ اپنے تیئن حقیر اور ذلیل دکہلاؤ جیسے کہ ایک مالگذار
کافر مسلمان بادشاہ کی خدمت اور تواضع کرتا ہے مگر دل اوسکا نہین چاہتا کیونکہ
تم لوگ بچپنے کی حالت مین سب محتاجونسے زیادہ محتاج اور سب عاجزون سے
زیادہ عاجز اور مفلس تہے ایسی بیکسی کے وقت مین ماں باپ نے تمہین شفقت
سے پالا اور تمہارے رونے دہونے اور بدخوئی کو تحمل سے برداشت کیا روایت
ہے کہ ایک شخص آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنی ماں کی بدخوئی
کی شکایت کی آپنے جواب دیا کہ نو مہینے تک اوس نے تجہے اپنے پیٹ مین رکہا

اوسوقت وہ بدخو نہ تھے دوسری بار اوس نے پہر کہا کہ یا رسول اللہ میری مان بدخو ہے آپنے فرمایا کہ جب دو برس اوسنے تجھے دودہ پلایا اوسوقت وہ بدخو نہ تھی تیسرے مرتبہ اوسنے پہر کہا یا رسول اللہ میری مان بدخو ہے آپ نے جواب دیا کہ وہ مہینون اور برسون تیرے لئے جاگتی رہی اور کہانا اور پینا تیرے لئے حرام کرلیا اور تیری خاطر سے برُے برُے کہانے کہائے اور پیار سے تجھے پالا جب بدخو نہ تھی پہر اوس شخص سنے عرض کی کہ مین نے اپنی مان کی خدمت کی ہے آپنے فرمایا بہلا کیا کیا ہے اوسنے جواب دیا کہ اوسکو مین حج کے واسطے لیگیا ہون اور کندہے پر چڑہا کر حج کرایا ہے آن حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے سے دور ہو تو نے جو کچہ کیا ہے وہ اوسکے ایک دن کے حق کی بہی مکافات نہین ہے روایت ہے کہ فقیہ ابوالجعفر رحمۃ اللہ ہر روز صبح کی نماز پڑہ کے اپنی مان کی خدمت مین حاضر ہوتے تہے اور کہتے تہے کہ امان جان اپنے قدم مبارک مجہے دکہا دو جب وہ اپنے پاؤن اونکے سامنے کرتین تو اونکو بوسہ دیتے اور آنکہون سے لگاتے ایک دن مان سنے کہا کہ اے بیٹا اگر تو میری یہہ عزت میری راضی رکہنے کے لئے کرتا ہے تو مین بغیر اسکے تجہسے راضی ہون آپنے فرمایا کہ امان جان مجہے خدا کا حکم ہے اوسکے سلئے یہہ خدمت بجالاتا ہون کیونکہ خدا نے کلام مجید مین فرمایا ہے واخفض لھما جناح الذل۔

اگر پوچہین کہ ایک شخص فقیہ ہے اور صدر مجلس مین بیٹہا ہوا ہے باپ اوسکا بالکل جاہل اور ناخوانده ہے وہ بہی اوس مجلس مین چلا آیا اب بیٹے کو صدر مین بیٹہنا چاہیئے یا نہین جواب دو کہ ہرگز نہین چاہیئے بلکہ اوٹہہ بیٹہے اور تعظیم کرکے باپ کو لیجائے اور صدر مین اوسے بیٹہا کر خود نیچے بیٹہے۔

جسوقت کہ مان کو دیکہے اُٹہہ کہڑا ہو اگر سوار ہو تو پاپیادہ ہوجائے دین
اور دنیا مین اوسکا بہلا ہوگا اگر ایسا نہین کرتا ہے تو دونون جگہ اوس کے لئے
خرابی ہے دلیل اوسکی یہہ روایت ہے امام وہب بن نبہہ فرماتے ہین کہ جسوقت
حضرت یعقوب علیہ السلام مصر کے دروازہ پر پہونچے حضرت یوسف بڑے جاہ و
حشم سے پدر بزرگوار کے استقبال کے لئے باہر آئے حضرت یعقوب ایک جگہ کہڑے
تہے سوارونکی فوج آگے آئی آپنے پوچہا یوسف بہی تم مین ہے جواب دیا کہ نہین
دوسری فوج آئی آپنے اسیطرح دریافت کیا غرض کہ نشتر فوجین گذری ہوئی چلی
گئین بعد اوسکے حضرت یوسف علیہ السلام گہوڑے پر سوار نمودار ہوئے اور
باپ کو اپنا جاہ و حشم دکہانے کے لئے نیچے نہ اوترے حالانکہ آپکے دل مین
باپ کی بے حرمتی نہ تہی مگر اوسی وقت وحی آئی کہ اے یوسف تونے حق پدر
کیون نہ ادا کیا اور اونکی تعظیم کے لئے گہوڑے سے کیون نہ اُترا اگر اوترپڑتا تو مین
تیری اولاد سے نشتر پیغمبر مرسل پیدا کرتا اس خطا کے لئے مین تجہکو اس
نعمت سے محروم رکہتا ہون یہہ نعمت اب تیرے بہائیونکو ملے گی۔

## تیسری فصل والدین کی وفات کے بعد اونکے حقوق

اگر پوچہین کہ ایک شخص کے والدین اوس سے ناخوش تہے اور اسی حالت
مین دنیا سے چلے گئے اب اسکا کوئی علاج ہوسکتا ہے یا نہین جواب دو کہ
ہو تو سکتا ہے مگر سات باتونسے اول خود پارسا اور نیک اور پرہیزگار بنجاو
اور نیک چلن اختیار کرے کیونکہ والدین کی خوشی یہ ہے کہ میرا بچہ نیک چلن
رہے اور کسی بات سے وہ اتنا خوش نہین ہوتی ہین دوسرے اون کے رشتہ
دارون سے دوستونسے نیکی کرو اور انہین دوست رکہو دلیل اسکی یہہ ہے
کہ آن حضرت نے فرمایا ہے لا تقطع من کان یصل اباک فلا یطفأ

تو بہلک فانہ ود ۱ ملک یعنی جس سے تیرا باپ ملتا ہو اوس سے تو دوستی منقطع نہ کرتا کہ تیرا نور بجہ نہ جائے وہ دوستی تیرے باپ کی ہے تیسرے اپنے والدین کے لئے استغفار کرے اور اونکی بخشش چاہے اور دعائے خیر سے اونکو یاد کیا رہے چوتھے اگر اون پر کسیکا حق یا قرض ہو تو اوسکو ادا کرے پانچوین اونہین ثواب پونہچانیکی نیت سے محتاجون اور فقیرونکو خیرات دے چھٹے ہر جمعرات کو اونکے مزار کی زیارت کو جاوے کیونکہ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے وبالوالدین احسانا حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ والدین کی حق مین احسان کرنا یہہ ہے کہ اونکی قبر کی زیارت کرے اور یہہ سہے روضہ مین لکھا ہے جب زیارت کو جائے تو اونکی قبر پر ایک بار سورہ یٰسین پڑہے اور سات مرتبہ سورہ اخلاص پڑہے اگر دس بار پڑہیگا تو بہتر ہے اگر وہ بخشے بہی نہین گئے ہین تو خدا اونہین بخشدیگا جب بندہ مومن قبرستان مین آیتہ الکرسی پڑہتا ہے تو خدائے تعالےٰ اوسکے حرفونکے شمار کی برابر فرشتے پیدا کرتا ہے اور وہ فرشتے قیامت تک پڑہنے والے اور اہل قبور کی بخشایش کے لئے دعا کرتے ہین۔

## دسوان باب کلمات کفر

حدیث مین آیا ہے کہ آن حضرت نے فرمایا کہ ایک وقت میری امت پر ایسا آویگا کہ مسلمان گہرونسے باہر نکلینگے اور لوگ اونکی مدد کے لئے اٹھینگے اور ایک رات کے گذرتے ہی سب کافر ہو جائینگے سبب اسکا یہہ ہوگا کہ اونکے علمونمین نقصان آجائیگا اور جہل فاش سب مین سمایا ہوگا کلمات کفر زبان پر لائینگے اور نہ جانتے ہونگے اس حالت مین اگر کفر کا قصد بہی نہ ہوگا جب بہی کافر ہوجائینگے کیونکہ نہ جاننے کا عذر قابل پذیر ائی نہین اس سبب سے عورتین اون کی ادنی بات

حرام ہوجائینگی اور فرزند ولدالزنا پیدا ہونگے اسی لئے ہمارے علما کا حکم ہے کہ ہر رات کو یا ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ اپنی زوجہ کو کلمہ طیبہ اور صفت ایمان کی تلقین کردیجائے اور نکاح تازہ کرلیا جاے علمانے خلق کو اسی بات کا فتویٰ دیا ہے اور نصیحت کی ہے تاکہ دین کے کام مین شرم نہ کیجائے۔

اگر کوئی تمسے کہے کہ میرا فلان کام کردو اور تم کہو کہ اگر خدا بھی فرمائے گا تو بھی نہ کرونگا بس یہہ ہی کفر ہے۔

اگر کوئی کہے کہ خدا جانتا ہے مین فلان کام کرچکا ہون اور حقیقت مین وہ کام نہین کیا ہے گویا خدا کو جھوٹا گواہ بنایا بس یہی کافر بنجانا ہے۔

اگر کسی عورت سے کہا جائے کہ خدائے تعالےٰ نے مرد کے لئے چار بیبیان حلال کی ہین اور عورت یہہ کہے کہ میری رائے مین ظلم ہے تو وہ کافر ہوگئے۔

اگر کوئی شوہر اپنی زوجہ کو کافر یا یہودی بتائے اور وہ عورت جواب دے کہ مین ایسی ہی ہون تمہاری خوشی ہو تو گھر مین رکھو ورنہ طلاق دیدو تو وہ عورت کافر ہے۔

اگر کوئی یہہ کہے کہ تم تو عزرائیل کی طرح میرے دشمن ہوگئے یہہ بھی کفر ہے۔

اگر کسی پر کوئی مصیبت پڑے یا کوئی مرجائے اور وہ کہے کہ خدانے مجھپر ظلم کیا تو کافر ہوگیا حرام چیزون کو بھی بسم اللہ کہکر کہانا حرام ہے۔

اگر کسی نے کہا تمسے کہ نماز پڑھو اور تمنے جواب دیا کہ نماز مجھے سازگار نہین یا یہہ کہدیا کہ ہمارے نہ جورو ہے نہ بچے ہم کس لئے نماز پڑھین یہہ کفر کا جواب ہے۔

اگر یہہ کہا جائے کہ پڑھو لکھو اور اوسکا جواب یہ ملے کہ میان علم کیا کام آتا ہے زر چاہئیے بس کافر ہو گیا۔

اگر کوئی کہے کہ نیک عورتون پر خدا کی لعنت ہو بد تو در کنار کافر ہو گیا۔

اگر کسی شوہر نے اپنی زوجہ کو طلاق باین دیدے اور پہر بے نکاح اوس سے صحبت کرنا حلال سمجہتا ہے کافر ہو جاتا ہے۔

اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو تکلیف دیتا ہے اور مارتا ہے اس اثنا مین اوس مظلوم نے کہدیا کہ مین مسلمان ہون مجھے تکلیف نہ دو مارنے والے نے جواب دیا کہ لعنت خدا کی تجہپر اور تیری مسلمانی پر تو کافر ہو گیا۔

کسی نے کہا کہ میرا فلان کام کر دو اور تمنے کہا انشا اللہ تعالے کر دونگا اوس نے کہا کہ بے انشا اللہ تعالے کے بہی کر دو تو کافر ہو گیا۔

اگر کوئی قمار باز پانسا ڈالنے کے وقت بسم اللہ کہتا ہے تو کافر ہو جاتا ہے۔

اگر کوئی کہے کہ خدا اوپر سے دیکہتا ہے یا بیٹھکر حکم دیتا ہے یا آسمان کیطرف نظر کرکے ہاتہہ سے یا سر سے اشارہ کرے اور کہے کہ وہ دیکہتا ہے تو کافر ہو جاتا ہے کیونکہ خدا تعالی کے لئے کوئی مکان یا تخت نہین ہے جسکی طرف اوسکو نسبت دیجائے۔

اگر کوئی کہے کہ خدا اور رسول جانتا ہے یا خدا یا پیر جانتا ہے کہ مین نے ایسا کیا ہے کافر ہو گیا کیونکہ رسول ہو یا پیر اونہین غیب کا علم نہین یہہ لوگ تو وہی باتین جانتے ہین جو خدا اونہین بتا دیتا ہے

اگر کوئی شخص کسی منجم کی تعریف کرے یا اوس سے کوئی بات پوچھے یا منجم کی باتونپر یقین کرے کافر ہوجاتا ہے۔

اگر کوئی کسی جانور یا سونے چاندی وغیرہ کی مورت کو پوجے یا اوسے اپنے پاس یا اپنے گھر مین رکھے اور حاجت کا برآنا اوسکی طرف سے سمجھے تو کافر مطلق ہوجاتا ہے اگر عورت ایسی باتون سے توبہ نہ کرے تو اوسکا زجرو توبیخ کرنا مباح ہے۔

اگر کوئی کسی کی صورت کو دیوار پر نقش کرے اور آفتونکا دفیعہ اوس سے جانے تو کافر ہوجاتا ہے۔

اگر کوئی بادشاہ یا امیر کے شہر مین آنیکے وقت یا جانے کے وقت یا کسی گھر یا دوکان کی بنیاد رکہنے کے وقت یا کنوان کھودنے اور گانون آباد کرنے کے وقت یا دریا کے کنارے درخت لگانیکے وقت قربانی کی نیت کسی بزرگ کی منت سے کرتا ہے وہ قربانی حرام ہوجاتی ہے اور ذبح کرنیوالا کافر۔

اگر کوئی کافرون کے تہوار کے دن اوس تہوار کی تعظیم کرے اور تبرک کے طور پر کوئی چیز اپنے گھر والون کے لئے خریدے تو کافر ہوجاتا ہے۔

ایک آدمی نے پچاس برس خدا کی عبادت کی ہے اوس نے نو روز کے دن تعظیم کے لئے کوئی چیز کافرون کو بھیجدی جا ہے ایک انڈا ہی کیون نہو اوس کی پچاس سالہ عبادت برباد ہوجاتی ہے نعوذ باﷲ منہا خدا تعالےٰ ہمین اور ہمارے فرزندون کو اور سب مسلمانونکو توفیق اطاعت اور عبادت اہل سنت والجماعت کی طرح

روزی کرے اور کفر و بدعت سے بچاوے آمین یارب العالمین۔ فقط

## خطبہ مختصر روز جمعہ موافق روایت فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ حَيًّا قَيُّوْمًا عَالِمًا قَدِيْرًا مُّدَبِّرًا سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۔ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَاُكَبِّرُهٗ تَكْبِيْرًا ۔ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ اُرْسِلَ اِلَى النَّاسِ كَآفَّةً بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ لَكُمْ مَعَالِمَ فَانْتَهُوْا اِلٰى مَعَالِمِكُمْ ۔ وَاِنَّ لَكُمْ نِهَايَةً فَانْتَهُوْٓا اِلٰى نِهَايَتِكُمْ ۔ فَاِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ ۔ بَيْنَ اَجَلٍ قَدْ مَضٰى لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ صَانِعٌ بِهٖ ۔ وَبَيْنَ اَجَلٍ قَدْ مَضٰى لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ قَاضٍ بِهٖ ۔ فَلْيَتَزَوَّدِ الْعَبْدُ مِنْ نَّفْسِهٖ لِنَفْسِهٖ ۔ وَمِنْ حَيٰوتِهٖ لِمَوْتِهٖ ۔ وَمِنْ شَبَابِهٖ لِكِبَرِهٖ ۔ وَمِنْ دُنْيَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ ۔ فَاِنَّ الدُّنْيَا خُلِقَتْ لَكُمْ وَاِنَّكُمْ خُلِقْتُمْ لِلْاٰخِرَةِ ۔ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ مُّسْتَعْتَبٍ وَّلَا بَعْدَ الدُّنْيَا دَارٌ اِلَّا الْجَنَّةُ اَوِ النَّارُ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۔ اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ اَجْمَعِيْنَ

## خطبہ ثانیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِی اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ + وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ + اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا + اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی وَصَامَ + اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ + وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ + وَالْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ + خُصُوْصًا عَلٰی خَیْرِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ + بِالتَّحْقِیْقِ + اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ + وَعَلٰی مُزَیِّنِ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ + وَعَلٰی کَامِلِ الْحَیَآءِ وَالْاِیْمَانِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ + وَعَلٰی مَظْھَرِ الْعَجَآئِبِ وَالْغَرَآئِبِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ + وَعَلَی الْاِمَامَیْنِ الْھُمَامَیْنِ السَّعِیْدَیْنِ الشَّھِیْدَیْنِ + اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَاَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا + وَعَلٰٓی اُمِّھِمَا سَیِّدَۃِ النِّسَآءِ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا + وَعَلٰی عَمَّیْہِ الْمُکَرَّمَیْنِ بَیْنَ النَّاسِ اَبِیْ عِمَارَۃَ الْحَمْزَۃِ وَاَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا + وَعَلَی السِّتَّۃِ

الباقية من العشرة المبشرة وسائر المهاجرين والانصار والتابعين الابرار الاخيار الی یوم القرار رضوان الله علیهم اجمعین اللهم اغفر لی ولوالدی ولجمیع المؤمنین والمؤمنات انک سمیع مجیب الدعوات اللهم ایدالمسلمین بالامام العادل والخیر والطاعات واتباع السنن سید الموجودات + اللهم انصر من نصر دین محمد صلی الله علیه وسلم واجعلنا منهم + واخذل من خذل دین محمد صلی الله علیه وسلم ولا تجعلنا منهم عباد الله رحمکم الله ان الله یأمر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینهی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون + اذکروا الله یذکرکم وادعوه یستجب لکم ولذکر الله تعالی اعلی واولی واعز واجل واهم واتم واکبر

## خطبہ مختصر جمعہ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله صلی الله علیه وعلی اله واصحابه وسلم اما بعد یایها الناس اتقوا ربکم واخشوا یوما لا یجزی والد عن ولده ولا مولود هو جاز عن والده شیئا ان وعد الله حق فلا تغرنکم الحیوة الدنیا ولا یغرنکم بالله الغرور یایها الذین امنوا توبوا الی الله توبة نصوحا ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم + انه تعالی جواد کریم ملک بر رؤف رحیم + +

## بمقدار تین آیت کے چپکا بیٹھے اور پھر کھڑے ہو کے خطبہ پڑھے

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله
من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله
فلا هادی له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له ونشهد ان محمدا
عبده ورسوله ٭ وصلى الله على خير خلقه محمد وآله واصحابه وسلم خصوصا على
اول الصحابة وافضلهم بالتحقيق امير المؤمنين ابی بكر الصديق رضی الله
تعالى عنه وعلى اورع الاصحاب امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله
تعالى عنه وعلى اكمل الحياء والايمان امير المؤمنين عثمان ابن عفان
رضی الله تعالى عنه وعلى اسد الله الغالب امير المؤمنين علی ابن ابی طالب
رضی الله تعالى عنه وعلى الامامين السعيدين الشهيدين امير المؤمنين
ابی محمد الحسن وابی عبد الله الحسين رضی الله تعالى عنهما وعلى امهما
سيدة النساء فاطمة الزهراء رضی الله تعالى عنها وعلى عمية الشريفين
بين الناس حمزة والعباس رضی الله تعالى عنهما وعلى سائر الصحابة والتابعين
رضوان الله تعالى عليهم اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين ٭ اللهم اغفر لجميع
المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات الاحياء منهم والاموات ٭ انك
مجيب الدعوات ٭ اللهم انصر من نصر دين محمد صلى الله عليه وسلم واجعلنا
منهم واخذل من خذل دين محمد صلى الله عليه وسلم ولا تجعلنا
منهم عباد الله رحمكم الله ان الله يامر بالعدل والاحسان وايتاء
ذی القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغی يعظكم لعلكم تذكرون
اذكروا الله العلی العظيم يذكركم وادعوه يستجب لكم ولذكر الله تعالى
اعلى واولى واعز واجل واتم واهم واكبر ٭